

تَشْفُفُ الْحَقَائِقِ الْمَحْجُوبَةِ فِي رُؤْيَةِ الْخَاطِبِ وَالْمَخْطُوبَةِ

مکتبہ ترویج دینی کے اہم مسائل پر اردو زبان کی پہلی تصنیف
100 سے زائد کتب کا تحقیقی مجموعہ

منگ کو دیکھنا کیسا ہے؟

مؤلف

محمد عرفان طریقتی

مدیر ماسٹر جہانگیر

جہانگیر پبلیکیشنز

1910
0322-0333-4229760
0322-0313-4642506



كشَفُ الْحَقَائِقِ الْمَحْجُوبَةِ فِي رُؤْيَةِ الْخَاطِبِ وَالْمُخْطُوبَةِ

مفتی، ایضاً مفتی۔ ایک مسلسل سلسلہ میں 100 حصوں میں پیش کیا گیا ہے

منگ کو دیکھنا کیسا ہے؟

مؤلف

محمد عرفان طریقتی
القادری

مدیر ماہنامہ جہان اسلام

1910 اردو بازار کراچی

0322-0333-4229780
0322-0313-4642508

جہان اسلام پبلی کیشنز

محسن قریب

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	الاهداء	7
2	انتساب	8
3	تقریظ (استاذ الاساتذہ علامہ حافظ عبدالستار سعیدی صاحب)	9
4	تقریظ (جگر گوشہ مفتی اعظم پاکستان ڈاکٹر محمد عارف نعیمی)	10
5	تقریظ (جگر گوشہ قیوم زماں صاحبزادہ علامہ احمد سعید یار سیفی)	12
6	تقریظ (استاذ العلماء مفتی محمد ہاشم صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور)	13
7	کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے۔ (پروفیسر محمد نواز نوشاہی)	14
8	حروف چند (علامہ حافظ عرفان اللہ عابدی)	18
9	عرض مؤلف	20
10	میں نے اس موضوع کو کیوں منتخب کیا۔	22
11	مقدمة المؤلف	26
12	اسلام میں شادی کی اہمیت	27
13	نکاح، کثرت رزق کا ضامن.....	32
14	بیوی تلاش کرنے میں اسلامی احکامات	36
15	بیوی کی صفات..... پہلی صفت	38

40	دوسری صفت	16
41	تیسری صفت	17
42	چوتھی صفت	18
43	پانچویں صفت	19
44	مثالی شوہر کی صفات	20
46	آغاز کتاب	21
47	پہلا باب	22
48	مخطوبہ کی تعریف	23
48	مخطوبہ (منگیترا) کو دیکھنے سے کیا مراد ہے؟	24
49	مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم	25
50	دوسرا باب	26
51	روئے مخطوبہ (منگیترا کو دیکھنا) قرآن مجید کی روشنی میں	27
54	روئے مخطوبہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں	28
58	تیسرا باب	29
59	روئے مخطوبہ فقہاء مجتہدین کی نظر میں	30
59	منگیترا کو دیکھنے میں احناف کا موقف	31
60	منگیترا کو دیکھنے میں شوافع کا نظریہ	32
62	منگیترا کو دیکھنے میں مالکیہ کا موقف	33

63	منگیترا کو دیکھنے میں حنا بلہ کا موقف	34
64	منگیترا کو دیکھنے میں میں دیگر مذاہب	35
65	چوتھا باب	36
66	منگیترا کو دیکھنے کے عدم جواز کے قائلین	37
67	عدم جواز کے قائلین کے دلائل	38
68	عدم جواز کے قائلین کے دلائل کے جوابات	39
69	امام مالک کی طرف منسوب قول کا جواب	40
69	کراہت کے قول کا جواب	41
71	پانچواں باب	42
72	مخطوبہ (لڑکی) کا مخاطب (لڑکے) کو دیکھنا	43
76	چھٹا باب	44
77	منگیترا کے کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے؟	45
80	رانج قول	46
83	کیا مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اسکی اجازت ضروری ہے؟	47
86	قول ثانی	48
87	مالکیہ کے اس قول کا جواب	49
89	تیسرا قول	50
89	رانج قول	51

91	ساتواں باب	52
92	مخطوبہ کو دیکھنے کی حکمتیں اور فوائد	53
92	۱..... سنت نبوی کی پیروی	54
92	۲..... شوہر اور بیوی کے مابین ہمیشہ کی محبت	55
93	۳..... شوہر اور بیوی کا ایک دوسرے کی صفات یا عیوب پر مطلع ہونا	56
94	۴..... دوسروں کا ملامت سے اور خود کا ندامت سے بچنا	57
96	آٹھواں باب	58
97	منگیتر کے ساتھ تنہائی کا حکم	59
97	اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی، احادیث کی روشنی میں	60
98	اجماع علماء	61
99	تنہائی کے نقصانات	62
100	اگر تنہائی میں بیٹھنا ہو تو؟	63
101	نواں باب	64
102	روئے مخطوبہ کے قواعد و ضوابط کا خلاصہ	65
106	دسواں باب	66
107	روئے مخطوبہ کے بعد اظہار یا انکار کے مسائل	67
110	گیارہواں باب	68
111	شادی کیلئے دیکھی جانے والی صفات	69

112	صفاتِ خلقیہ	70
113	صفاتِ خلقیہ	71
114	صفاتِ فکریہ	72
116	ٹیلی فون یا موبائل پر منگیتر سے بات کرنا کیسا ہے؟	73
118	خلاصہ کلام	74
119	SMS کے ذریعے بات کرنے کا حکم	75
121	بارہواں باب	76
122	لڑکی کو دیکھنے کیلئے وکیل مقرر کرنا	77
123	لڑکی کی تصویر کو دیکھنا	78
125	تیرہواں باب	79
126	منگنی کی رسمیں اور منگنی کرنے کا صحیح طریقہ	80
127	منگنی ٹوٹنے پر مرتب ہونے والے احکام	81
127	منگنی کے تحفوں کا حکم	82
129	چودھواں باب	83
130	کن عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا (منگنی کرنا) ممنوع ہے۔	84
130	جو پہلے ہی کسی کی منگیتر ہو	85
132	جسے طلاق رجعی ہوئی ہو	86
132	مطلقہ، جو عدت گزار رہی ہو	87

132	جوعدتِ وفات میں ہو	88
133	پندرہواں باب	89
134	کتاب کا خلاصہ اردو زبان میں	90
136	کتاب کا خلاصہ انگریزی زبان میں	91
138	فہارس المصادر والمراجع	92

الاءاء

مى اٲنى به كاوش

☆.....اٲنه رب

☆.....اٲنه رسول

☆.....اٲنه والءىن

☆.....اٲنه اسائه

☆.....اٲنه شىوخ

☆.....اٲنه ءوسءون

اور

اٲنى زءءكى كى سب سه قابل اعءماء اور قابل احءرام هسى
رضاء؁ فءاء؁ علىها اور علىز اكس "ابوبى" كو هءىه كرماءونـ

الفقىر الى عفو ربه القوى

مءمء عرفان طرىقءى القاءرى

مءىر ماهنامه بهار اسلام لاهور

☆ انتساب ☆

ہر اس مسلمان کے نام
جو اس کتاب کو پڑھے،
سمجھے اور عمل کرے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَأُصَلِّى
وَأُسَلِّمُ عَلَى حَبِيبِهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ إِمَامِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلِجَانَا
وَمَأْوَانَا مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ -

موجودہ زمانہ میں ازدواجی زندگی میں خوشی ایک مسئلہ بن کر رہ گئی ہے۔ لڑائی
جھگڑے، شک و شبہ اور آپس کے اختلافات روزانہ کا معمول بن گئے ہیں۔ اگر حساب لگایا
جائے تو کم از کم نوے فیصد لوگ غیر مطمئن نظر آئیں گے۔ اور عجب نہیں کہ ہمارے ملک میں
بھی اور ملکوں کی طرح طلاقوں کی شرح روز بروز بڑھتی چلی جائے۔ ایسا کیوں ہے؟ کیوں نہ
ہم ایک دوسرے کو قصور وار ٹھہرانے کی بجائے زندگی کے اس اہم پہلو پر اچھی طرح غور کریں
اور دیکھیں کہ اس کی اہم وجہ کیا ہے؟ اور یہ کیسے دور کی جاسکتی ہے۔

آج کل غیر شادی شدہ زندگی بسر کرنے کے موافقین کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے
حالانکہ یہ بالکل ہی بے بنیاد بات ہے۔ ازدواجی زندگی کی خرابیوں کو دور کرنے کا علاج یہ نہیں
ہے کہ سرے سے شادی ہی نہ کی جائے۔ دور بھاگنے سے اس کے مسئلے حل نہیں ہونگے۔ اس کا
واحد حل اسلامی نظامِ زندگی کے اصولوں کو اپنانا ہے۔ اسلام نے اس ضمن میں بھی ہمیں محروم
نہیں کیا بلکہ ایسے قواعد و ضوابط کا ایک حسین گلدستہ پیش کیا ہے جسے زندگی کے گلاب میں سجانے
سے خوشگواریت کی ماندی ماندی خوشبوئیں زندگی کو معطر بنا سکتی ہے۔ اپنے شریک حیات کو
چنے کیلئے اسلام کے پیش کردہ اصولوں پر ایک نظر ڈالئے۔

اسلام میں شادی کی اہمیت:

انسان میں فطری طور پر جنسی میلان موجود ہے۔ اس کے چند ایک شواہد ملاحظہ فرماتے چلیں۔ فرمانِ خداوندی ہے:

”هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا“

وہ ذات جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کی بیوی بنائی تاکہ وہ اس سے (فطری) سکون حاصل کرے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمانِ خداوندی ہے:

”رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ“ (۲)

اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس آیت کریمہ میں جس کمزوری کا ذکر کیا گیا ہے:

بعض مفسرین کے مطابق اس سے قوتِ شہوانی (جنسی میلان) مراد ہے۔ (۳)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”إِعْلَمُ أَنَّ شَهْوَةَ الْفَرْجِ أَعْظَمُ الشَّهَوَاتِ وَأَرْهَقُهَا لِلْقَلْبِ، مُوقِعَةٌ فِي

مَهَالِكٍ كَثِيرَةٍ“ (۴)

واضح ہو! کہ جنسی میلان کی خواہش، سب خواہشات سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اس

(۱)..... القرآن، سورة الاعراف، آیت نمبر: 189

(۲)..... القرآن، سورة البقرة، آیت نمبر: 286

(۳)..... عوارف المعارف اردو، للشيخ سهروردی، صفحہ: 327

(۴)..... حجة الله البالغة، جلد: 2، صفحہ: 192

کا زیادہ غلبہ دل پر ہوتا ہے جو انسان کو بڑی بڑی ہلاکتوں میں ڈال دیتی ہے۔

انسان میں پائے جانے والے جنسی میلان سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سے نظریں چرائی جاسکتی ہیں۔ انسان (مرد و عورت) میں جنسی میلان اس قدر پایا جاتا ہے کہ:

اگر مرد و عورت کو پیدا کر کے مرد کے جسم کا کچھ حصہ مغرب میں اور عورت کے جسم کا کچھ حصہ مشرق میں رکھ دیا جاتا تو ان جسموں میں جنسی میلان کی اتنی کشش رکھی گئی ہے کہ وہ سرکتے سرکتے آخر ایک دوسرے سے مل جاتے۔ (۵)

یہ حقیقت تو عیاں ہو چکی کہ انسان میں جنسی جذبہ آخری حدود تک موجود ہے مگر اس تمہید کا مقصد یہ ہے کہ انسان میں پائے جانے والے جنسی جذبے کی تسکین کس طور کی جاسکتی ہے۔ طب جدید کی تحقیق کے مطابق جنسی جذبہ بائک بنیادی جذبہ ہے جو شاید ذاتی حفاظت کے جذبے سے بھی زیادہ بنیادی اور قوی ہے۔ اسے دبانے کی کوشش اسے برگشتہ اور نفع حاکم دیتی ہے، مگر جڑ سے نہیں اکھیر سکتی۔ اس گھمبیر مسئلے کے حل میں بھی ہمارے مذہب نے ہمیں ماہوس نہیں کیا اور ہماری گنجست راہنمائی فرمائی ہے۔ دین اسلام کے مطابق جب کوئی مرد یا عورت بالغ ہو جاتی ہے تو جہاں تک جلد ممکن ہو سکے ان کا نکاح کر دینا چاہئے۔ تاکہ وہ اس جذبے کا غیر فطری طریقوں سے اعکاس کر کے دائمی بد بختی کی دلدل میں گرنے سے محفوظ رہیں۔ غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دینے کے حطلق اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

”وَالْيَاكُفْرُ الْاَلَاہَامِنِ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ حَبَادِكُمْ وَآفَالِكُمْ“ (۶)

(۵) — مدخل الشریع، جلد ۱، صفحہ 245

(۶) — القرآن، سورۃ البور، آیت نمبر 132

اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے باصلاحیت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی۔

اسی طرح احادیث مقدسہ میں رسول اسلام حضرت سیدنا محمد ﷺ نے بھی نکاح کی ترغیب دلائی ہے۔ اور نہ صرف نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا بلکہ اس پر دین و دنیا کی بھلائی کا مژدہ بھی ارشاد فرمایا۔ آئیے چند احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ

لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ“ (۷)

(۷)..... سنن النسائی ، جلد: 6، صفحہ: 56-57

صحیح بخاری مع فتح الباری ، جلد: 9، صفحہ: 106

صحیح مسلم مع شرحہ النووی ، جلد: 9، صفحہ: 172

سنن ابی داؤد مع شرحہ عون المعبود ، جلد: 6، صفحہ: 39-41

جامع الترمذی مع شرحہ تحفة الاحوذی ، جلد: 4، صفحہ: 199

سنن ابن ماجہ ، جلد: 1، صفحہ: 566-567

سنن الدارمی ، جلد: 2، صفحہ: 57

مسند امام احمد ، جلد: 1، صفحہ: 424-425-432

المصنف لعبد الرزاق، حدیث نمبر: 10380

المصنف لابن ابی شیبہ ، جلد: 6، صفحہ: 8 حدیث نمبر: 16142

المعجم الكبير للطبرانی ، جلد: 10، حدیث نمبر: 10168

سنن بیہقی ، جلد: 7، صفحہ: 122، حدیث نمبر: 13446

شرح السنة للبخاری ، جلد: 9، صفحہ: 3، حدیث نمبر: 2236 <.....

اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو نکاح کی قوت رکھتا ہو اسے شادی کر لینی چاہئے کیونکہ یہ آنکھوں کو نچا رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے میں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اور جو نکاح کی قوت نہ رکھتا ہو، اس پر روزے رکھنے ضروری ہیں کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو کم کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت عبید بن سعد، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي لَيْسَتْ بَسُئِي وَمَنْ سُئِيَ النِّكَاحُ (۸)“

جو میرے طریقے سے محبت رکھتا ہے اسے میری سنت پر چلنا چاہئے اور نکاح کرنا

میری سنت میں سے ہے۔

حضرت ابو نوح، نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ كَانَ مُوسِرًا لَّانْ يَنْكِحَ وَلَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا (۹)“

جسے نکاح کرنے کی طاقت میسر ہو اور وہ پھر بھی نکاح نہ کرے وہ ہمارے طریقہ پر

..... سنن کبریٰ للنسائی، جلد: 5، صفحہ: 149

تاریخ بغداد للمخطیب، جلد: 3، صفحہ: 156

المتقی لابن جارود مع غوث المکدور، جلد: 3، صفحہ: 15

(۸) مجمع الزوائد، جلد: 4، صفحہ: 462

مسند ابی یعلیٰ موصلی، حدیث نمبر: 2748

سنن بیہقی، کتاب النکاح، جلد: 7، صفحہ: 124

(۹) مجمع الزوائد، جلد: 4، صفحہ: 462

المعجم الکبیر للطبرانی، جلد: 22، صفحہ: 366

المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث نمبر: 993

سنن بیہقی، کتاب النکاح، جلد: 7، صفحہ: 125

نہیں ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسَّوَاكُ وَالنِّكَاحُ

“(۱۰)“

چار چیزیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں کی سنت ہیں۔ (۱)..... حیا (۲)..... خوشبو

لگانا (۳)..... مسواک کرنا (۳)..... نکاح

نکاح، کثرت رزق کا ضامن اور دین و دنیا کی بھلائی کا وسیلہ ہے:

خالق لم یزل ارشاد فرماتا ہے:

”وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَأَمْثَلِكُمْ إِنْ

يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔“(۱۱)“

اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے باصلاحیت غلاموں اور

لوٹڈیوں کا بھی، اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی (مالدار) کر دے گا اور اللہ

تعالیٰ وسعت والا بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ شیرازی فرماتے ہیں۔

”يَعْنِي لَا يَمْنَعُكُمْ فَقْرُ الْخَاطِبِ أَوْ الْمَخْطُوبَةِ مِنَ الْمُنَاقَحَةِ فَقَالَ

تَعَالَىٰ إِنْ خِفْتُمْ عِيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيَكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ (۱۲)“

(۱۰)..... سنن الترمذی، کتاب النکاح، الباب الاول، حدیث نمبر: 1080

شرح السنة للبغوی، جلد: 9، صفحہ: 5

تلخیص الحبیر جلد: 1، صفحہ: 66

(۱۱)..... القرآن الکریم، سورۃ النور، آیت نمبر: 132 <.....

یعنی تمہیں شادی کرنے والے مرد یا عورت کی تنگدستی ان کی شادی سے روک نہ دے (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر تمہیں تنگدستی کا خوف ہے تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے مالدار کر دے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

”أَطِيعُوا مَا أَمَرَكُمْ بِهِ مِنَ النِّكَاحِ يَنْجُزْ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ مِنَ الْغِنَى

“(۱۳)”

اللہ تعالیٰ نے جو نکاح کا حکم فرمایا ہے اس کی پیروی کرو، تو اللہ تعالیٰ نے جو مالدار کر دینے کا وعدہ فرمایا ہے وہ جلد پورا فرمائے گا۔
علامہ طبری فرماتے ہیں۔

”إِنْ يَكُنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تُنِكَحُونَهُمْ مِنْ أَيَّامِي رِجَالَكُمْ وَنِسَاءً كُمْ وَعَبِيدُكُمْ وَإِمَاءُكُمْ أَهْلُ فَقْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يُغْنِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ فَلَا يَمْنَعُكُمْ فَقْرُهُمْ مِنْ إِنْكَاحِهِمْ (۱۴)”

اپنے جن غیر شادی شدہ مردوں، عورتوں، غلاموں یا لونڈیاں کا تم نے نکاح کرنا ہے، اگر وہ فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ (نکاح کے سبب) ان کو مالدار کر دیگا لہذا تمہیں ان کے فقر کی وجہ سے نکاح ترک نہیں کرنا چاہئے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”الْتِمِسُوا الْغِنَى فِي النِّكَاحِ (۱۵)”

(۱۲) جامع البيان في تفسير القرآن ، جلد: 3، صفحہ: 120

(۱۳) المرجع السابق

(۱۴) جامع البيان في تاويل آي القرآن (تفسير طبرى)، جلد: 17، صفحہ: 274 <

نکاح میں مالداری (رزق) تلاش کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ تَزَوَّجَ ثِقَةً بِاللَّهِ وَاحْتِسَابًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعِينَهُ وَأَنْ

يُبَارِكَ لَهُ“ (۱۶)

جو اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے شادی کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق

ہے کہ اس کی (ہر طرح سے) مدد کرے اور اسے شادی میں برکت عطا فرمائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَوْنُهُمْ: الْمُكَاتِبُ يُرِيدُ الْإِدَاءَ وَالنَّائِكُ

يُبْغِي الْعُقَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ (۱۷)

..... (۱۵) تفسیر طبری، جلد: ۱۷، صفحہ: ۲۷۵

الدر المثور للسيوطی، جلد: ۱۱، صفحہ: ۴۲

(۱۶)..... مجمع الزوائد لمعه بغية الرائد، جلد: ۴، صفحہ: ۴۷۲

المعجم الصغير للطبرانی، حدیث نمبر: ۷۳۷

(۱۷)..... سنن النسائی، جلد: ۶، صفحہ: ۶۱

سنن الترمذی معہ تحفہ لا حوذی، جلد: ۵، صفحہ: ۲۹۶

سنن ابن ماجہ، جلد: ۲، صفحہ: ۱۰۵

المصنف لعبد الرزاق، جلد: ۵، صفحہ: ۲۵۹

مسند احمد، جلد: ۲، صفحہ: ۲۵۱

المستدرک للحاکم، جلد: ۲، صفحہ: ۱۹۰

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، جلد: ۸، صفحہ: ۳۸۸

شرح السنة للبغوی، جلد: ۹، صفحہ: ۷

تین شخص ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔ (۱)..... مکاتب غلام
جو اپنی رقم کو ادا کرنا چاہتا ہے۔ (۲)..... عفت و پاکدامنی کی نیت سے شادی کرنے
والا۔ (۳)..... اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ أَرَادَ أَنْ يُلْقِيَ اللَّهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ (۱۸)“

جو شخص اللہ تعالیٰ سے پاک صاف ہو کر ملنا چاہے اسے باکباز عورتوں سے شادی
کر لینی چاہئے۔

ان کے علاوہ بھی متعدد احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو نکاح کرنے کی ترغیب
دلائی گئی ہے۔ اور اپنے جنسی جذبات کے فطری اظہار کیلئے نکاح جیسی نعمت تفویض فرمائی۔
شادی کے ذریعے فحاشی و عریانی اور بے راہروی کے طوفان کے سامنے بند باندھا جاتا ہے
۔ نکاح ہی ہے جو انسان کو جنسی جذبات کے غیر اخلاقی اور غیر فطری اظہار سے منع کرتے
ہوئے، صحیح میں راہنمائی کرتا ہے۔

نکاح کی وجہ سے جہاں جنسی سکون و اطمینان مہیا ہوتا ہے وہاں اس کے ذریعے
روحانی فیوض و برکات میں بھی اضافہ اور زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ اور کے برعکس غیر شادی شدہ
آدمی کی عبادت میں لطف اور روحانی تسکین ختم ہوتی چلی جاتی ہے۔ حضرت امام عبدالوہاب
شعرانی فرماتے ہیں:

اگرچہ ہم بزرگی کے اعلیٰ مقام پر ہی کیوں نہ فائز ہوں لیکن تجرد (غیر شادی شدہ
زندگی) ہرگز اختیار نہ کریں۔ کیونکہ جو شادی نہیں کرتا، اس کی عبادت بالکل ناقص ہوتی ہے
..... بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ نماز بھی پڑھ رہے ہوتی ہیں اور ان کی خفتہ خیزش بھی بیدار ہوتی

ہے۔ (۱۹)

اسی طرح حضرت شیخ الشیوخ تاجدار سہروردیہ شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

تجرد کی حالت (غیر شادی شدہ زندگی) میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جنسی جذبات کی آگ علم کے نور کو جلا دیتی ہے۔ (۲۰)

بیوی تلاش کرنے میں اسلامی احکامات:

فرمانِ خداوندی ہے۔

”هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

الِیَّهَا (۲۱)“

وہ ذات جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کی بیوی بنائی تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

آیت کریمہ واضح طور پر بتا رہی ہے کہ بیوی آدمی کیلئے سکون کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن جب لوگ بیوی تلاش کرنے میں غلط رخ اختیار کرتے ہیں تو یہ سکون کا سبب بننے والی ہستی ان کیلئے دوزخ کے عذاب کی جھلک بن جاتی ہے۔

ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ نے بھی ازدواجی زندگی کی بہتری کی طرف توجہ کرواتے ہوئے اپنی امت کو اچھی صفات و عادات کی حامل خواتین سے شادی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا کیونکہ شادی کے ذریعے ایک پورے خاندان کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور شادی ہی

(۱۹)..... عہود محمدیہ، صفحہ: 134

(۲۰)..... عوارف المعارف اردو

(۲۱)..... القرآن، سورة الاعراف، آیت نمبر: 189

کے ذریعے اولاد جیسی نعمت کا حصول ہوتا ہے جس کی اچھی تربیت انسان کو دنیا و آخرت کی آسودگی مہیا کرتی ہے۔ اور اولاد کی بہترین تربیت کیلئے ایک سلیقہ شعار دیندار خاتون سے ہی شادی سودمند ہو سکتی ہے۔ آج لوگ رشتہ تلاش کرتے وقت، مال و دولت، حسن و جمال، خاندانی حسب و نسب اور عزت و تکریم والی خاتون کو فوقیت دیتے ہیں مگر کبھی کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ جس لڑکی سے رشتہ طے کیا جا رہا ہے، وہ شرعی پردہ بھی کرتی ہے یا نہیں؟ صوم و صلوٰۃ کی پابند بھی ہے یا نہیں، والدین کی فرمانبرداری بھی ہے یا نہیں؟۔ ہر چند کہ مال و دولت، حسن و جمال وغیرہ صفات بھی کچھ نہ کچھ اہمیت رکھتی ہے مگر انہیں بنیاد بنا کر کسی سے شادی کرنا ممنوع ہے اور اگر کوئی آدمی دینداری کی بنیاد پر کسی سے نکاح کرتا ہے تو خالق کائنات اسے دیگر چیزوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے.....

”مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِّعِزِّهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا ذِلًّا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا فَقْرًا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِحُسْنِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا دِنَاءً وَمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لَمْ يُرِدْ بِهَا إِلَّا أَنْ يَغْضُ بَصَرَهُ وَيُحْصِنَ فَرْجَهُ أَوْ يَصِلَ رَحْمَهُ بَارَكَ اللَّهُ لَهُ فِيهَا وَبَارَكَ لَهَا فِيهِ (۲۲)“

جو شخص کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ذلت دے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو غربت میں مبتلا کر دے گا اور جو کسی عورت سے اس کے حسن کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا اور جو کسی عورت سے صرف اس وجہ سے شادی کرے کہ اپنی نظر کی حفاظت کر سکے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر سکے یا صلہ رحمی کیلئے کسی عورت سے شادی کر

(۲۲)..... مجمع الزوائد مع بغية الرائد ، جلد: 4، صفحہ: 467

المعجم الاوسط للطبرانی ، حدیث نمبر: 2527

لے تو اللہ تعالیٰ دونوں میاں بیوی کو برکت عطا فرمائے گا۔

یعنی اگر کوئی آدمی مال و دولت یا حسن و جمال کی بجائے خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے کسی خاتون سے شادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بھی دے دیتا ہے اور مال و دولت بھی۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

”تَزَوُّجُوا النِّسَاءَ يَأْتِيَنَّكُمْ بِالْأَمْوَالِ (۲۳)“

عورتوں سے شادی کرو وہ تمہارا مال بڑھانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

کسی عورت سے شادی کرنے میں جن صفات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے، ان میں سے چند صفات حسب ذیل ہیں۔

پہلی صفت، دینداری:

جس خاتون سے شادی کی جائے اس کو دیندار ہونا چاہئے۔ امانت داری، کتاب اللہ کی حافظہ ہونا اور اسکے شرعی احکام کی عالمہ ہونا بھی اسی میں شامل ہے۔

”تُنِكَحَ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ، لِمَالِهَا وَلِحُسْبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرُ

بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ (۲۴)“

(۲۳)..... مجمع الزوائد مع بغية الرائد، جلد: 4، صفحہ: 469 حدیث نمبر: 7330

مسند البزار، حدیث نمبر: 1402

(۲۴)..... سنن النسائی، جلد: 6، صفحہ: 68

صحیح للبخاری معہ فتح الباری، جلد: 9، صفحہ: 132

صحیح للمسلم مع النووی، جلد: 10، صفحہ: 51

سنن ابی داؤد مع عون المعبود، جلد: 2، صفحہ: 42

سنن ابن ماجہ، جلد: 1، صفحہ: 572 <.....

کسی خاتون سے چار چیزوں کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔ (۱)..... اس کے مال کی وجہ سے (۲)..... اس کے خاندان کی وجہ سے (۳)..... اس کی خوبصورتی کی وجہ سے (۴)..... اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (پھر فرمایا) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دینداری کو فوقیت دو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (۲۵)“
دنیا ساری کی ساری فائدہ ہے اور دنیا کا بہترین فائدہ نیک بیوی ہے۔

<..... سنن الدارمی ، جلد: 2، صفحہ: 58

مسند احمد ، جلد: 2، صفحہ: 428

سنن الدار قطنی ، جلد: 3، صفحہ: 231

حلیۃ الاولیاء لابن نعیم ، جلد: 8، صفحہ: 383

شرح السنۃ للبخاری ، جلد: 9، صفحہ: 7-8

(۲۵)..... صحیح للمسلم مع النووی ، جلد: 10، صفحہ: 56

سنن النسائی ، جلد: 6، صفحہ: 69

سنن ابن ماجہ ، جلد: 1، صفحہ: 571

مسند احمد ، جلد: 2، صفحہ: 166

السنن الکبریٰ للبیہقی ، جلد: 7، صفحہ: 128

شرح السنۃ للبخاری ، جلد: 9، صفحہ: 11

السنن الصغریٰ للبیہقی ، حدیث نمبر: 2350

دوسری صفت، کنواری ہونا:

شادی کے لئے عورت کی دوسری صفت کنواری ہونا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کنواری لڑکی سے شادی کرنے کو پسند فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”سَأَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ تَزَوَّجْتُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ بِمَنْ؟ قُلْتُ بِفُلَانَةٍ بِنْتِ فُلَانٍ بِأَيِّمٍ كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ((فَهَلَّا بِكُراً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ)) (۲۶)“

مجھے رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے، میں نے عرض جی ہاں! فرمایا، کس سے؟ میں نے عرض کیا فلاں کی بیٹی سے، وہ مدینہ میں غیر شادی شدہ تھی (بیوہ تھی) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں نہ کیا کہ کسی کنواری لڑکی سے شادی کرتے، تم

(۲۶)..... صحیح للبخاری مع فتح، جلد: 9، صفحہ: 121

صحیح للمسلم مع النووی، جلد: 10، صفحہ: 56

سنن ابی داؤد مع عون المعبود، جلد: 6، صفحہ: 43

سنن النسائی، جلد: 6، صفحہ: 61

سنن الترمذی مع تحفه، جلد: 4، صفحہ: 224-225

سنن ابن ماجہ، جلد: 1، صفحہ: 573

سنن الدارمی، جلد: 2، صفحہ: 70

مسند احمد، جلد: 3، صفحہ: 221

مسند حمیدی، جلد: 2، صفحہ: 514

سنن بیہقی، جلد: 7، صفحہ: 129

شرح السنة للبخاری، جلد: 9، صفحہ: 14-15

تم اس سے کھیتے وہ تم سے کھیتی اور تم اس کو ہساتے وہ تم کو ہساتی۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُمْ أَعْدَبُ أَلْوَاهَاوَالْفَقُّ أَرْحَمُ وَأَرْحَمُ

بِالنِّسْبِ (۲۷)“

تمہیں کنواری لڑکیوں سے شادی کرنی چاہئے کیونکہ وہ مہنگی زبان والی اور زیادہ اولاد والی اور آسانی سے راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں۔

ان روایات میں کنواری لڑکی سے شادی کرنے کا اہتمام ہے بلکہ اگر کوئی کسی بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرتا ہے تو ناجائز یا حرام نہیں بلکہ وہ بھی درست ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ (جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے منسوب ہیں) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تو حضرت جابر نے فرمایا:

”كَانَ عَجَلِي نِسْوَةً خَوِي لِكُرْهَتِ الْوُجْهِ بِخَوَانِ عَوَالِدِهِمْ“ (۲۸)

یہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے عذر میں جو ان کے منسوب ہیں ان کے لئے بھیجا تھا۔

کہ میں ان کے پاس ان کی بھیجی ہوئی عورت کا بیواؤں کے لئے۔

قد حلال اللہ ﷺ نے ان سے عذر میں جو ان کے منسوب ہیں ان کے لئے بھیجا تھا۔

فرماتے ہیں کہ عذر میں جو ان کے منسوب ہیں ان کے لئے بھیجا تھا۔

یعنی ان کے عذر میں جو ان کے منسوب ہیں ان کے لئے بھیجا تھا۔

تبرکات

(۲۸).....

.....

(۲۸).....

تیسری صفت یہ ہے کہ وہ زیادہ بچے جننے والی ہو، اور اس کا اندازہ اس کی والدہ یا شادی شدہ بہن کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تَزَوُّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاتِبُكُمْ (۲۹)“

محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی سے شادی کرو کیونکہ میں (قیامت کے روز) تمہاری (کثرت کی) وجہ سے (دیگر امتوں پر) فخر کروں گا۔

چوتھی صفت:

اہم صفات میں سے چوتھی صفت یہ ہے کہ وہ خاتون فرمانبردار اور باہمت ہو اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے والدین، بھائی بہن اور اساتذہ وغیرہ کی کتنی فرماں بردار ہے۔ اگر وہ ان کی فرماں بردار ہے تو یقیناً اپنے شوہر نامدار کی خدمت گزار بھی ضرور ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کونسی عورت اچھی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۲۹) سنن النسائی، جلد: 6، صفحہ: 65-66

سنن ابی داؤد مع عون المعبود، جلد: 6، صفحہ: 47

سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 1846

مسند احمد، جلد: 3، صفحہ: 158

الصحيح لا بن حبان، حدیث نمبر: 1229

السنن الكبرى للبيهقي، جلد: 9، صفحہ: 131

حلية الاولياء لابی نعیم، جلد: 3، صفحہ: 61-62

شرح السنة للبغوی، جلد: 9، صفحہ: 16

”الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَهَا وَلَا تَخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا

مَالِهَا (۳۰)“

جس کو شوہر دیکھے تو اسے اچھی لگے، اگر حکم دے تو فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و

مال میں شوہر کی مخالفت نہ کرے۔

پانچویں صفت:

پانچویں صفت اس کا امانت دار اور عفت مآب ہونا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ثَلَاثَةٌ مِنَ السَّعَادَةِ وَلِلَّائِةٍ مِنَ الشِّقَاءِ فَمِنْ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

تَرَاهَا فَتُصْغَبُ عَنْهَا فَتَأْمَنُهَا عَلَى نَفْسِهَا وَمَالِهَا (۳۱)“

تین چیزوں سعادت میں سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی میں سے ہیں۔ سعادت

والی چیزوں میں سے ایک نیک عورت ہے، کہ جب تو اسے دیکھے تو تجھے اچھی لگے اور جب تو

(اسے گھر میں چھوڑ کر) کہیں چلا جائے تو وہ اپنی (عزت اور جان کی) حفاظت کرے اور

تیرے مال کی بھی محافظہ کرے۔

ان صفات کے علاوہ اپنے ماحول اور خاندان کے حوالے سے دیگر صفات بھی زیر

نظر رکھی جاسکتی ہے مگر مذکورہ صفات کو فوقیت دی جائے تو زندگی کے خواہشمند اور پرسکون

ہونے کی ضمانت دین اسلام دیتا ہے۔

(۳۰)..... السنن الكبرى للبيهقي، جلد: 7، صفحہ: 131

السنن الكبرى للنسائي، جلد: 5، صفحہ: 161

(۳۱)..... المستدرک للحاکم، جلد: 2، صفحہ: 192

شوہر کی صفات:

جس طرح لڑکی تلاش کرنے میں اس کی عادات و صفات پر نظر کی جاتی ہے اس طرح لڑکے کے طور اطوار کا جاننا بھی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے مذہب نے اس ضمن میں بھی اہمیں مایوس نہیں کیا، بلکہ ایسی صفات بیان کی ہیں جن کی رعایت کرنے سے مثالی شوہر تلاش کیا جاسکتا ہے۔

اس ضمن میں مختصر اور جامع فرمان ہمارے پیارے محبوب حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ آپ علیہ السلام کا فرماتے ہیں:

”إِذَا جَاءَ كُمْ مَن تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُواهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ لِحَنَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ“ (۳۲)

جب تمہارے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جس کی دینداری اور اخلاق حسنہ سے تم راضی ہو، تو ان سے (اپنی بیٹیوں کا) نکاح کر دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو دنیا میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہو جائے گا۔

اس حدیث پاک میں ایک مثالی شوہر میں دینداری اور اخلاق حسنہ جیسی صفات کے پائے جانے کو بیان کیا گیا ہے۔ ایسا شخص اگر اپنی بیوی سے محبت کرے گا تو اس کی عزت و تکریم بجالائے گا اور اگر خدا نخواستہ وہ اسے محبت نہ کرے گا تو اس کی اہانت اور بے عزتی یگریز کرے گا۔

(۳۲) جامع الترمذی مع تحفہ، جلد: 4، صفحہ: 204

سنن ابن ماجہ، جلد: 1، صفحہ: 606-607

المستدرک للحاکم، جلد: 2، صفحہ: 196

تاریخ بغداد، جلد: 11، صفحہ: 61

آج مال و دولت کے بچاری عزت و احترام اور دینداری سے بڑھ کر دھن دولت کو اہم خیال کرتے ہیں جس کا خمیازہ انہیں بہر حال بھگتنا پڑتا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے ہر وہ شخص مثالی شوہر ثابت ہو سکتا ہے جو دیندار، اخلاق حسنہ کے زیور سے مزین، پیار و محبت سے لبریز، قابل اعتماد، ہنس مکھ، خوف خدا اور شرم مصطفیٰ ﷺ رکھتا ہو۔

آج اگر ہم لوگ اسلامی طریقہ زندگی کو اپنالیں تو ہر گھرا من و آشتی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اپنے خاندان کی صحیح تربیت و انشا کیلئے اسلام کے وضع کردہ اصولوں کو اپنائے۔ ازدواجی زندگی کے بہترین لحظات کا راز اسی میں مضمر ہے۔ نکاح و شادی کی اہمیت کا اندازہ آپ نے گذشتہ اوراق کو پڑھنے سے لگا لیا ہوگا، نکاح سے قبل جن ضروری مسائل سے سامنا ہوتا ہے اس میں سے اہم ترین مسئلہ کسی قابل لڑکے یا لڑکی تلاش ہے۔ آئیے اس مسئلہ کے متعلق اسلامی نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں یقین کی حد تک امید ہے اگر اس کتاب میں مذکور احکامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے رشتے طے کرنے شروع کر دیئے جائیں تو نہ صرف پرسکون زندگی گزاری جاسکتی ہے بلکہ آئے دن کے بڑھتے ہوئے طلاقوں کے رجحان، غیرت کے نام پر ہونے والے قتلوں گھروں میں ہونے والے لڑائی جھگڑوں سے بھی چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر ماہنامہ بہار اسلام لاہور



آغاز

کتاب

پہلا باب

☆.....مخطوبہ کی تعریف

☆.....اسے دیکھنے سے کیا مراد ہے؟

☆.....مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم کیا ہے

☆☆☆☆☆☆

مخطوبہ کی تعریف:

”مَخْطُوبَةٌ“ عربی کے لفظ ”خِطْبَةٌ“ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ”نکاح کا پیغام دینا“ جیسا کہ قرآن پاک میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے.....
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ
.....(۳۳)

یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو یا اپنے
دلوں میں چھپائے رکھو۔ (۳۳)

اس آیت مبارکہ میں ”خِطْبَةِ النِّسَاءِ“ کا لفظ استعمال ہوا جس کا معنی ہے ”نکاح کا پیغام دینا“۔ تو ”مخطوبہ“ کا معنی ہوا کہ وہ عورت جس کو نکاح کا پیغام دیا جائے۔
”خَاطِبٌ“ اس مرد کو کہتے ہیں جس نے نکاح کا پیغام دیا ہو۔
یہاں کے طریقہ کار کے مطابق ”خِطْبَةٌ“ کو مگنی، ”مَخْطُوبَةٌ“ کو مگنیر (لڑکا)
اور ”خَاطِبٌ“ کو مگنیر (لڑکا) کہہ سکتے ہیں۔

مخطوبہ (مگنیر) کو دیکھنے سے کیا مراد ہے:

جب میں نے اس کتاب کو تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سے لوگوں نے وقتاً فوقتاً دریافت کیا کہ ”جناب کب تک یہ کتاب آجائے گی۔“ ”ابھی کتنی رہ گئی ہے“ وغیرہ خصوصاً
نوجوان طبقہ تو بہت ہی خوش فہم ہو رہا تھا، شاید ان کی سوچ تھی کہ ہمہ وقتی زیارت کا شرف

(۳۳)..... القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت: 235

(۳۴)..... المفردات للامام راغب اصفہانی، صفحہ: 150

مل ہونے والا ہے یا بے وقوفی کی حد تک ٹیلی فونک رابطے کی دلیلیں میسر آنے والی ہیں۔
 ج ہر شخص اپنی خطا کو تسلیم کرنے اور اس کا ازالہ کرنے کی بجائے اپنی خطا اور غلطی کی دلیل
 بن کرنا چاہتا ہے۔ اس کے پیش نظر، یہ وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کہ آیا منگیتر کو دیکھنے
 سے کیا مراد ہے۔

مخطوبہ کو دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ اس سے ملاقات کی جائے، شرم و حیا کی پاسداری
 کرتے ہوئے اس کے ان اعضاء کو دیکھا جائے جو عام طور پر عادتاً ظاہر رہتے ہیں مثلاً ہاتھ
 چہرہ وغیرہ، پھر اس سے گفتگو کی جائے تاکہ اس کے حسن گفتار اور اس کی سوچ کی بلندیوں یا
 کمزوریوں کی پستیوں کا اندازہ لگایا جاسکے۔ اس کے علاوہ دیگر عادات کا بغور جائزہ لیا جائے جن کی بنا
 پر وہی اس سے شادی کر کے خوش رہ سکتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ دیکھنے کا حکم صرف
 دیکھنے کے لیے نہیں، بلکہ عورت کو بھی دیکھنے کی اجازت ہے کہ جس مرد سے اس کا نکاح ہو رہا ہے اس
 طبیعت اور عادات و اطوار کیا ہیں اور کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر کے اچھی زندگی گزار سکتی
 ہوں یا نہیں۔ یاد رہے کہ ملاقات بند کمرے میں نہیں کی جائے گی، اور اگر ایسی کوئی ضرورت
 ہو تو کسی محرم یا تمیز دار بچے کی موجودگی میں ملاقات کی جاسکتی ہے۔ (اس کی مزید وضاحت
 مندرجہ صفحات میں آئے گی)

مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم:

مخطوبہ کو دیکھنے کے جواز پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ البتہ اکثر علماء و فقہاء نے اسے
 مستحب کہا ہے جبکہ بعض اسے صرف ”مباح“ کہتے ہیں۔ کچھ علماء سے عدم جواز بھی
 منقول ہے جس کا تذکرہ آئندہ صفحات میں آئے گا۔

دوسرا باب

مخطوبہ کو دیکھنے کے دلائل

☆.....رؤیہ مخطوبہ قرآن مجید کی روشنی میں

☆.....رؤیہ مخطوبہ احادیث کے روشنی میں

روئے مخطوبہ، قرآن مجید کی روشنی میں:

کس عورت سے شادی کرنی چاہئے؟ اس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فرمانِ اقدس ہے.....

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنً وَثُلَاتٍ وَرُبْعَ (۳۵)

یعنی عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو، دو دو سے، تین تین سے، چار چار سے۔

آیت مذکورہ میں ”مَا طَابَ لَكُمْ“ سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں علامہ آلوسی رقمطراز ہیں.....

الْمُرَادُ مِمَّا طَابَ لَكُمْ مَا مَالَتْ لَهُ نَفُوسُكُمْ وَاسْتَطَابَتْهُ (۳۶)

یعنی ”مَا طَابَ لَكُمْ“ سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی طرف تمہارے دل مائل ہوں اور انہیں پسند کر لے ہوں۔

گویا مذکورہ آیت مبارکہ میں ان عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے جن کی طرف دل مائل ہوں اور انہیں پسند کریں۔ اور دل کے مائل ہونے اور کسی کو پسند کرنے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ دیکھنا بھی ہے کیونکہ نظر کا تعلق دل کے ساتھ ہے (۳۷) جب ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو دل میں اس کیلئے محبت یا نفرت کے جذبات جنم لیتے ہیں۔ لہذا ہر ذی شعور آدمی پر روشن ہے کہ جب تک کسی عورت کو دیکھا نہ ہو، اس کے طور طریقے کا علم نہ ہو، اس کے رہن کہن کے معاملات سے لاعلمی ہو، اس کے حسن اخلاق اور حسن کلام سے ناواقفیت ہو، تب

(۳۵)..... القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت: 3

(۳۶)..... روح المعانی، جلد: 2، صفحہ: 543

(۳۷)..... التفسیر الکبیر لابن تیمیہ، جلد: 5، صفحہ: 414

تک اس کے اچھا لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی بھی شخصیت کے اچھا لگنے میں اس کے حسن اور حسن معاملات کو دیکھا جاتا ہے تب ہی طبیعت اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔
کچھ مفسرین نے ”مَا طَابَ لَكُمْ“ سے ”مَا حَلَّ لَكُمْ“ مراد لیا ہے۔ یعنی ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لئے حلال ہیں۔ لیکن یہ معنی لینا ضعیف ہے۔ امام فخر الدین رازی، فرماتے ہیں۔

”وَفِي تَفْسِيرِ ”مَا طَابَ“ بِمَا حَلَّ نَظَرُ وَذَلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى ”فَانكِحُوا“ أَمْرٌ أَبَاحِي فَلَوْ كَانَ الْمُرَادُ بِقَوْلِهِ ”مَا طَابَ لَكُمْ“ أَيْ مَا حَلَّ لَكُمْ لَتَنَزَّلَتْ الْآيَةُ مَنَزِلَةً مَا يُقَالُ أَبَحْنَا لَكُمْ نِكَاحَ مَنْ يَكُونُ نِكَاحُهَا مُبَاحًا لَكُمْ وَذَلِكَ يُخْرِجُ الْآيَةَ عَنِ الْفَائِدَةِ وَيُصِيرُهَا مُجْمَلَةً لَا مُحَالَةً إِمَّا إِذَا حَمَلْنَا ”طَابَ“ عَلَى اسْتِطَابَةِ النَّفْسِ وَمِيلِ الْقَلْبِ كَانَتْ الْآيَةُ عَامَّةً دَخَلَهَا التَّخْصِصُ وَقَدْ ثَبَتَ فِي أَصُولِ الْفِقْهِ أَنَّهُ إِذَا وَقَعَ التَّعَارُضُ بَيْنَ الْإِجْمَالِ وَالتَّخْصِصِ كَانَ رَفْعُ الْإِجْمَالِ أَوْلَى لِأَنَّ الْعَامَ الْمُخَصَّصَ حُجَّةٌ فِي غَيْرِ مَحَلِّ التَّخْصِصِ وَالْمُجْمَلُ لَا يَكُونُ حُجَّةً أَصْلًا“ (۳۸)

”مَا طَابَ“ کی تفسیر ”مَا حَلَّ“ سے کرنے میں نظر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ فرمانِ باری تعالیٰ ”فَانكِحُوا“ اباحت کیلئے ہے پس اگر ”مَا طَابَ لَكُمْ“ سے مراد ”مَا حَلَّ لَكُمْ“ لیا جائے تو اس آیت کا معنی بنتا ہے ”أَبَحْنَا لَكُمْ نِكَاحَ مَنْ يَكُونُ نِكَاحُهَا مُبَاحًا لَكُمْ“ (یعنی جن کے ساتھ نکاح کرنا تمہارے لئے حلال ہے، ہم نے ان سے نکاح کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا) اور یہ مفہوم آیت کو فائدہ سے خارج کر دیتا ہے اور اسے مجمل بنا دیتا ہے۔ لیکن اگر ”طَابَ“ کو نفس کی پسندیدگی اور میلانِ قلب پر محمول کریں تو یہ آیت عام

ہو جائے گی جس میں تخصیص بھی داخل ہے۔ اور اصول فقہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب اجمال اور تخصیص کے مابین تعارض واقع ہو تو اجمال کو رفع کرنا اولیٰ ہوتا ہے۔ کیونکہ عام مخصوص (ایسا عام حکم جس میں سے کسی کو خاص کیا جائے) غیر محل تخصیص میں جحت ہے اور اجمال تو بالکل ہی جحت نہیں ہوتا۔

اس عبارت کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ ”مَاطَابَ لَکُمْ“ سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی طرف دل کا میلان ہو اور آدمی ان کو پسند کرتا ہو۔ اگر یہ معنی نہ لیا جائے تو آیت میں ”مَاطَابَ“ کو ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا کیونکہ اگر یہی معنی بیان کرنا مقصود ہو کہ جو عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں ان سے نکاح کرو تو اس کیلئے ”أَبَاحَ“ اور ”حَلَّ“ کے الفاظ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ لیکن آیت میں خاص طور سے ”طَابَ“ (پسندیدگی) کو ذکر کرنا یہی بتاتا ہے کہ آیت میں صرف حلت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ دلی میلان اور پسندیدگی کو بیان کرنا مقصود ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

امام ثعالبی نے بھی امام رازی کی اس تقریر کو نقل کیا ہے اور اس کے بعد فرماتے ہیں ”وَهُوَ حَسَنٌ“ (۳۹) یعنی اس آیت کی یہ تفسیر کرنا زیادہ اچھا ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ، اوپر ذکر کئے گئے مفہوم کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں.....

وَلِهَذَا سُنَّ لِخَاطِبٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِ الْمَخْطُوبَةِ وَكَفَّيْهِمَا قَبْلَ النِّكَاحِ إِجْمَاعًا۔ (۴۰)

اسی لئے نکاح کا پیغام بھیجنے والے کیلئے بالا جماع سنت یہ ہے کہ نکاح سے پہلے مخطوبہ کا چہرہ اور ہاتھ دیکھ لے۔

(۳۹) الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن للثعالبی، جلد: ۲، صفحہ: ۱۶۳

(۴۰) تفسیر مظہری، جلد: ۲، صفحہ: ۲۱۵

روئے مخطوبہ احادیث کی روشنی میں:

(1)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں.....

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ ﷺ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْظَرْتُ إِلَيْهَا؟ قَالَ لَا ، قَالَ فَادْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي الْأَنْصَارِ شَيْئًا - (٤١)

میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ ایک آدمی نے آ کر حضور انور ﷺ کو بتایا کہ اس نے ایک انصاری خاتون سے شادی (مگنی) کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا نہیں، فرمایا جاؤ اس کو دیکھ لو بے شک انصاری کی آنکھوں میں کچھ ہے۔

(2)..... حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ.....

إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئْتُ لَأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا بِشَيْءٍ جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَزْ جُنَيْهَا - (٤٢)

(٤١)..... الصحيح للمسلم ، كتاب النكاح ، حديث نمبر : 2552

سنن النسائي ، كتاب النكاح ، حديث نمبر : 3182

مسند احمد ، باقی مسند المكثرين ، حديث نمبر : 7506 و 7638

(٤٢)..... الصحيح للبخاري ، كتاب النكاح ، حديث نمبر : 473

الصحيح للمسلم ، كتاب النكاح ، حديث نمبر : 2554

سنن النسائي ، كتاب النكاح ، حديث نمبر : 3228

یعنی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے آپ کو آپ علیہ السلام کیلئے ہبہ کرنے کیلئے حاضر ہوئی ہوں۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو اوپر سے لیکر نیچے تک ملاحظہ فرمایا، پھر اپنے سر انور کو جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ کو اس عورت کی حاجت نہیں تو میرا نکاح اس کے ساتھ فرما دیجئے۔

(3)..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

إِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا - (۴۳)

یعنی جاؤ اسے دیکھ لو کیونکہ یہ (دیکھنا) تمہاری باہمی محبت کے قائم رہنے کیلئے زیادہ

مناسب ہے۔

(4)..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ (۴۴)

(۴۳)..... سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 1856

جامع ترمذی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 1007

سنن النسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3183

سنن الدارمی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 2077

مسند احمد، جلد: 4، صفحہ: 246

سنن البیہقی، جلد: 7، صفحہ: 84

المستدرک علی الصحیحین، جلد: 2، صفحہ: 165 (باقی اگلے صفحے پر) <

یعنی جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر اسے قدرت حاصل ہو کہ وہ اس عورت سے نکاح پر ابھارنے والی چیزوں کو دیکھے، تو وہ ضرور ایسا کرے۔

(5)..... حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ.....

خَطَبْتُ امْرَأَةً فَجَعَلْتُ اتَّخَبًا لَهَا حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهَا فِي نَخْلٍ لَهَا فَقِيلَ لَهَا
أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ " إِذَا أَلْقَى اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةً امْرَأَةً فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا - (٤٥)

میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا پھر میں چھپ چھپا کر اس کے پیچھے گیا حتیٰ کہ میں نے اسے کھجور کے درخت کے نیچے دیکھ لیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہو کر بھی ایسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کسی عورت سے شادی کرنے کا خیال ڈال دے تو اس کے لئے اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(6)..... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(٤٤)..... سنن ابی داؤد ، کتاب النکاح ، حدیث نمبر: 1783

مسند احمد ، باقی مسند المکثرین ، حدیث نمبر: 14056

سنن البیہقی ، جلد: 7 ، صفحہ: 84

المستدرک علی الصحیحین ، جلد: 2 ، صفحہ: 165

المصنف لعبد الرزاق ، جلد: 6 ، صفحہ: 457

(٤٥)..... سنن ابی ماجہ ، جلد: 1 صفحہ: 159

مسند احمد ، جلد: 3 ، صفحہ: 493

سنن البیہقی ، جلد: 7 ، صفحہ: 85

إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا

يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطْبَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ - (٤٦)

”جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اسے عورت کو دیکھ لینے پر

گناہ نہیں جبکہ وہ پیغام نکاح کیلئے ہی دیکھ رہا ہو اگرچہ عورت اس سے لاعلم ہو (کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے۔)

(7)..... حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں.....

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكَ الْمَلَكُ فِي

سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكَ الثَّوْبَ فَإِذَا

أَنْتَ هِيَ فَقُلْتُ إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمِضُهُ - (٤٧)

یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری صورت مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی،

ایک فرشتہ ریشم میں لپیٹے ہوئے تمہیں میرے پاس لایا اور کہا یہ آپ (ﷺ) کی بیوی ہے۔

جب میں نے کپڑا ہٹایا تو وہ تم ہی تھی۔ پس میں نے دل میں کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے

تو ضرور ایسا ہو ہی گا۔

(٤٦)..... مسند احمد، جلد: 5، صفحہ: 424

مجمع الزوائد، جلد: 4، صفحہ: 286

(٤٧)..... صحیح بخاری، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 4732

صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2438

تیسرا باب

رؤية مخطوبه

فقہاء مجتہدین کی نظر میں

رؤیہ مخطوبہ فقہاء مجتہدین کی نظر میں:

ائمہ اربعہ (امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد) سمیت دیگر مذاہب فقہیہ سے تعلق رکھنے والے عام اہل علم کے نزدیک کسی شخص کا اپنی مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے۔ اور اس میں کسی بھی اہل علم کا اختلاف نہیں، چنانچہ علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں۔

لَا نَعْلَمُ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ خِلَافًا فِي إِبَاحَةِ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ لِمَنْ أَرَادَ

نِكَاحَهَا (۴۸)

یعنی جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کی طرف دیکھنے میں اہل علم کے مابین کوئی اختلاف ہمارے علم میں نہیں۔

اور اکثر فقہاء نے اسے مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ آئندہ صفحات میں اس کا ذکر آ رہا ہے۔ رؤیہ مخطوبہ کے جواز و استحباب پر مسالک اربعہ اور دیگر فقہی مذاہب کے فقہاء کے فرامین حسب ذیل ہیں۔

رؤیہ مخطوبہ کے متعلق احناف کا موقف:

علامہ ابن نجیم حنفی المصری "کنز الدقائق" کی شرح "البحر الرائق" میں رقمطراز ہیں۔

”وَنَظَرُهُ إِلَى مَخْطُوبَتِهِ قَبْلَ النِّكَاحِ سُنَّةٌ فَإِنَّهُ دَاعِيَةٌ لِلْأَلْفَةِ (۴۹)“

یعنی مرد کا نکاح سے پہلے اپنے مخطوبہ کو دیکھنا سنت ہے، کیونکہ یہ (باہمی) محبت کا سبب ہے۔ اسی طرح النہر الفائق میں ہے۔

(۴۸).....المغنی لابن قدامہ حنبلی، جلد: 9، صفحہ: 490

رحمة الامة في اختلاف الامة، للمحمد الدمشقي، صفحہ: 262

(۴۹).....البحر الرائق، لابن نجيم المصري، جلد: 3، صفحہ: 144

”النَّظَرُ إِلَى الزَّوْجَةِ قَبْلَهُ سُنَّةٌ (۵۰)“

یعنی نکاح سے قبل اپنی (ہونے والی) زوجہ کو دیکھنا سنت ہے۔

اسی طرح درمختار میں نکاح کے مستحبات میں ہے.....

”وَالنَّظَرُ إِلَيْهَا قَبْلَهُ (۵۱)“

یعنی نکاح سے قبل عورت کو دیکھ لینا مستحب ہے۔

درمختار کے حاشیہ ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔

”لَوْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا (۵۲)“

یعنی اگر کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو اس کی طرف دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ان کے علاوہ احناف کی دیگر کتب فقہ (۵۳) میں اس مسئلہ کی وضاحت موجود ہے۔

روایہ مخطوبہ میں شواہد کا موقف:

امام یحییٰ بن شرف النووی الشافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

وَإِذَا قَصَدَ نِكَاحَهَا سُنَّ نَظْرُهُ إِلَيْهَا قَبْلَ الْخِطْبَةِ وَإِنْ لَمْ تَأْذَنْ (۵۴)“

(۵۰).....النهر الفائق، جلد: 2، صفحہ: 176

(۵۱).....الدر المختار مع الرد المحتار، جلد: 4، صفحہ: 67

(۵۲).....الرد المحتار لابن العابدین الشامی، جلد: 9، صفحہ: 532

(۵۳).....الهدایة للمرغینانی، جلد: 4، صفحہ: 84

البدائع الصنائع، جلد: 5، صفحہ: 122

تبیین الحقائق، جلد: 6، صفحہ: 18

(۵۴).....منہاج الطالبین و عمدة المفتین للنووی، صفحہ: 372

یعنی جب کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو پیغام نکاح سے پہلے اسے دیکھنا سنت ہے اگرچہ عورت اجازت نہ دے۔

اسی طرح حجة الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں۔

”الْمَنْظُورُ إِلَيْهَا قَبْلَ النِّكَاحِ، فَإِنَّهُ آخِرَى أَنْ يُؤَدَّمَ بَيْنَهُمَا (۵۵)“

یعنی (نکاح کے مستحبات میں سے) نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا ہے کیونکہ یہ

دونوں کی باہمی محبت کے دائمی ہونے کے زیادہ مناسب ہے۔

اسی طرح علامہ ابواسحاق ابراہیم بن علی فیروز آبادی فرماتے ہیں۔

”وَإِذَا أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ فَلَهُ أَنْ يَنْظُرَ وَجْهَهَا وَكَفَّيْهَا (۵۶)“

یعنی جب کوئی کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کیلئے عورت کے چہرے اور ہاتھوں کا دیکھنا جائز ہے۔

ان کے علاوہ فقہ شافعی کی دیگر کتب (۵۷) میں اس مسئلہ کو وضاحتاً دیکھا جاسکتا ہے۔

(۵۵)..... الوجیز علی فقہ الشافعی، جلد: ۲، صفحہ: 6

(۵۶)..... المہذب، جلد: ۲، صفحہ: 424

(۵۷)..... نہایۃ المحتاج، جلد: 6، صفحہ: 185

معنی المحتاج، جلد: 3، صفحہ: 128

روضة الطالبین، جلد: 7، صفحہ: 19

تحفة المحتاج، جلد: 7، صفحہ: 190

رحمة الامة فی اختلاف الامة، صفحہ: 262

روئے مخطوبہ میں مالکیہ کا موقف:

فقہ مالکی کے جلیل القدر فقیہ اور قاضی، علامہ ابن الرشید الحفید رقمطراز ہیں۔

”وَأَمَّا النَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ، فَأَجَازَ ذَلِكَ مَالِكٌ إِلَى

الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَقَطُ“ (۵۸)

یعنی پیغام نکاح دیتے وقت عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنے کی امام مالک نے

اجازت دی ہے۔

اسی طرح قاضی عبدالوہاب بن علی البغدادی المالکی تحریر فرماتے ہیں۔

”مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ فَلَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا“ (۵۹)

یعنی جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو اس کیلئے عورت کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنا

جائز ہے۔

فقہاء مالکیہ کی دیگر کتب (۶۰) میں اس مسئلہ کو دیکھا جاسکتا ہے۔

(۵۸)..... بدایۃ المجتہد، جلد: 3، صفحہ: 1238

(۵۹)..... الاشراف علی نکت مسائل الخلاف، جلد: 3، صفحہ: 218

(۶۰)..... مواہب الخلیل، جلد: 3، صفحہ: 404

مختصر الخلیل، صفحہ: 121

الخرشی علی الخلیل، جلد: 3، صفحہ: 166

شرح منح الخلیل، جلد: 2، صفحہ: 4

القوانین الفقہیہ، صفحہ: 168

حاشیۃ الدسوقی، جلد: 2، صفحہ: 215 (باقی اگلے صفحے پر) <

روئے مخطوبہ کے جواز میں حنا بلہ کا موقف:

ابو الخطاب محفوظ بن احمد الطلوزانی رقمطراز ہیں۔

”وَيَجُوزُ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْ وَجْهِهَا (۶۱)“

یعنی جو کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے اس کیلئے عورت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے۔

اسی طرح ابوالنجاء الحجاوی المقدسی تحریر کرتے ہیں۔

”وَيُسْنُ، وَقَالَ الْأَكْثَرُ يَبَاحُ لَوُ رُودِهِ بَعْدَ الْحَظَرِ لِمَنْ أَرَادَ خُطْبَةَ

امْرَأَةٍ وَغَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ إِجَابَتُهُ النَّظَرُ (۶۲)“

یعنی جو کسی عورت کو نکاح کا پیغام دینا چاہے اور اس کا غالب گمان ہو کہ عورت اس

کے رشتے کو قبول کر لے گی، اس کے لئے عورت کو (نکاح سے پہلے) دیکھنا سنت ہے۔ اور

اکثر نے اسے مباح کہا ہے۔

..... شرح الزرقانی ، جلد: 3، صفحہ: 162

النظر فی احکام النظر لابن القطان ، صفحہ: 386

الذخيرة ، جلد: 4، صفحہ: 191

الشرح الصغير ، جلد: 1، صفحہ: 376 و جلد: 2، صفحہ: 340

البيان والتجصيل ، جلد: 4، صفحہ: 304

اقرب المسالك لمذهب الامام مالك ، صفحہ: 158

(۶۱) الهداية على مذهب احمد ، صفحہ: 381 مطبوعه غراس

(۶۲)..... الاقناع لطالب الانتفاع ، جلد: 3، صفحہ: 296

ان کے علاوہ بھی حجاب کی دیگر کتب فقہ (۶۳) اس مسئلہ میں وضاحت پیش کرتی ہیں۔

ان فقہاء کے علاوہ اصحابِ نواہر (۶۳) ابن منذر (۶۵) امام اوزاعی، امام سفیان
ثوری اور امام اسحاق (۶۶) کا بھی یہی موقف ہے۔

(۶۳) — لعمدة صفحہ: 359

الکافی ، جلد: 2 صفحہ: 628

المعنی ، جلد: 9 صفحہ: 489

المفہم ، جلد: 3 صفحہ: 41

غایۃ المستی ، جلد: 3 صفحہ: 2

الفروع ، جلد: 5 صفحہ: 151-152

الاتصاف ، جلد: 8 صفحہ: 16

الزور کشی علی الخرقی ، جلد: 5 صفحہ: 143

کشاف القناع ، جلد: 5 صفحہ: 10

(۶۴) — المحلی لابن حزم ، جلد: 10 صفحہ: 30-31

(۶۵) — الاشراف لابن المنذر ، جلد: 1 صفحہ: 18-19

(۶۶) — الاشراف لابن المنذر ، جلد: 1 صفحہ: 19

معالم السنن للخطابی مع مختصر المنذری ، جلد: 3 صفحہ: 26

چوتھا باب

☆.....رؤیہ مخطوبہ کے عدم جواز کے قائلین

☆.....عدم جواز کے قائلین کے دلائل

☆.....عدم جواز پر دلائل کے جوابات

عدم جواز کے قائلین:

روئے مخطوبہ کے جواز پر اتفاق کے باوجود، امام مالک کی طرف ایک قول منسوب ہے جس میں عدم جواز کا ذکر ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عبدالبر، الکافی میں لکھتے ہیں۔

”وَمَنْ أَرَادَ بِنِكَاحِ امْرَأَةٍ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ مَالِكٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَلَا يَتَأَمَّلَ

مَحَاسِنَهَا (۶۷)“ یعنی امام مالک کے نزدیک کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرنے والے کیلئے عورت کی طرف دیکھنا اور اس کے محاسن میں غور و فکر کرنا جائز نہیں۔

علامہ عینی نے عمدۃ القاری (۶۸) میں عدم جواز کا ایک قول نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

”وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَقَوْمٌ مِنْ

أَهْلِ الْحَدِيثِ : لَا يَجُوزُ النَّظَرُ إِلَى الْأَجْنَبِيَّةِ مُطْلَقًا إِلَّا لِرُؤُوسِهَا أَوْ ذِي رَحِمٍ مُحْرَمٍ مِنْهَا“

ایک گروہ جس میں یونس بن عبید، اسماعیل بن علیہ اور اہل حدیث (محدثین کرام) میں سے ایک قوم شامل ہے، نے کہا ہے کہ اجنبی عورت کی طرف دیکھنا مطلقاً (چاہے مخطوبہ ہو یا غیر مخطوبہ) ناجائز ہے۔ ہاں مگر اس کا شوہر یا محرم دیکھ سکتا ہے۔

علامہ ابن حجر (۶۹) نے بھی ایک قوم سے عدم جواز نقل کیا ہے۔ اور علامہ نووی (۷۰) نے (قاضی عیاض کے حوالے سے) ایک قوم سے اس کی کراہت نقل کی ہے۔

(۶۷) الکافی لابن عبد البر، جلد: 20، صفحہ: 519

(۶۸) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد: 20، صفحہ: 119

(۶۹) فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: 9، صفحہ: 182

(۷۰) شرح النووی علی صحیح مسلم، جلد: 9، صفحہ: 210

عدم جواز کے قائلین کے دلائل:

جن علماء نے مخطوبہ کو دیکھنا ممنوع و ناجائز قرار دیا ہے، ان کے دلائل میں ۱۱ احادیث شامل ہیں، جن میں اجنبی عورت کی طرف دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (۷۱) چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فوراً نظریں پھیر لینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (۷۲)

اسی طرح حضرت بریدہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! (اچانک کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو) ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تمہارے لئے معاف ہے، دوسری نہیں۔ (۷۳)

ان کے علاوہ دیگر احادیث جن میں غیر محرم کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے، عدم جواز کے قائلین ان حدیثوں کو اپنے دلائل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان احادیث

(۷۱) ... بدایۃ المجتہد، جلد: ۲، صفحہ: ۱۲۳۸

(۷۲) ... صحیح مسلم، جلد: ۳، صفحہ: ۱۶۹۹

مسند احمد؛ جلد: ۴، صفحہ: ۳۵۸

مس الترمذی، جلد: ۵، صفحہ: ۱۰۱

مس ابی داؤد، جلد: ۲، صفحہ: ۶۰۹

(۷۳) ... مس الترمذی، جلد: ۵، صفحہ: ۱۰۱

مس ابی داؤد، جلد: ۲، صفحہ: ۶۱۰

مسند احمد؛ جلد: ۵، صفحہ: ۳۵۳

میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا ہے اور مخطوبہ یا کسی اور خاتون کو اس سے مستثنیٰ نہیں کیا، لہذا کوئی بھی غیر محرم خاتون چاہے مخطوبہ ہو یا غیر مخطوبہ سب ہی طرف دیکھنا حرام اور ناجائز ہے جب تک کہ ان کے مابین نکاح یا کوئی اور حرمت (رضاعت وغیرہ) نہ پائی جائے (۷۴) اور مخاطب میں ان میں سے کوئی بھی نہیں پائی جاتی (۷۵) نہ نکاح اور نہ ہی رضاعت وغیرہ کی حرمت۔

عدم جواز کے قائلین کے دلائل کے جوابات:

گزشتہ اوراق میں بیان کردہ دلائل سے واضح و روشن ہو چکا ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنا جائز و مستحب عمل ہے۔ اور اس پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ جن لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے ان کی کیلئے دلیل وہ احادیث ہیں جن میں مطلقاً اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں، جو احادیث تم نے دلیل کے طور پر پیش کی ہیں وہ ”عام مخصوص البعض“ ہیں۔ یعنی ایسا عام حکم ہے جس میں سے بعض چیزوں کو خاص کیا گیا ہے جیسا کہ ”مخطوبہ“ کو دیکھنا۔ اور اس پر وہ صحیح صریح احادیث دلالت کرتی ہیں جن کا ذکر ہم گزشتہ اوراق میں کر آئے۔

جن احادیث سے مخطوبہ کو دیکھنے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ حدیث کے الفاظ سے یہ مفہوم اخذ کیا گیا ہو بلکہ احادیث میں صریح الفاظ میں نہ صرف دیکھنے کا ذکر موجود ہے بلکہ دیکھنے پر برا بھینٹہ کیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ جاؤ اپنی مخطوبہ کو دیکھ لو۔ لہذا یہ نہ صرف اباحت و جواز کیلئے ہے بلکہ مذہب اور استحباب پر دلالت کرتا ہے۔ اور اسی (استحباب

(۷۴) عمدة القاری شرح صحیح بخاری، جلد: 20، صفحہ: 119

(۷۵) فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: 9، صفحہ: 182

کے) حکم کو اہل علم نے ان احادیث سے اخذ فرمایا ہے۔

امام مالک کی طرف منسوب قول کا جواب:

امام مالک کی طرف جو عدم جواز کا قول منسوب کیا گیا ہے، وہ خبر واحد ہے۔ اور ان کا مشہور قول اور جس پر مالکیہ کا عمل ہے وہی ہے جو ہم مالکیہ کے موقف میں پچھلے صفحات میں تحریر کر آئے ہیں۔ امام مالک کی طرف منسوب عدم جواز کا قول صرف ابن عبد البر کی کتاب ”الکافی“ میں ہے جبکہ باقی فقہاء مالکیہ نے جواز کے اقوال نقل کئے ہیں۔ بلکہ علامہ ابن عبد البر نے بھی جہاں عدم جواز کا قول نقل کیا ہے وہیں جواز کا قول بھی نقل کیا ہے۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں۔

”وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَنَّهُ يُنْظَرُ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا ثِيَابُهَا (۷۶)“

یعنی امام مالک سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ خاٹب اپنی مخطوبہ کی طرف دیکھ سکتا ہے جبکہ اس پر (پردے کے طور پر) کپڑے موجود ہوں۔

کراہت کے قول کا جواب:

امام نووی نے قاضی عیاض کے حوالے سے ایک قوم سے مخطوبہ کو دیکھنے کی کراہت کا قول نقل کیا۔ اس کا جواب امام نووی ہی کی زبانِ قلم سے سماعت کیجئے۔

صحیح مسلم کی حدیث ”أَنْظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَادْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا“ کی

شرح میں علامہ نووی شافعی تحریر فرماتے ہیں۔

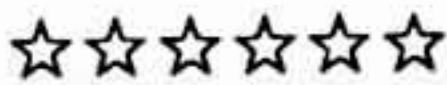
وَفِيهِ اسْتِحْبَابُ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ مَنْ يُرِيدُ تَزَوُّجَهَا، وَهُوَ مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ

مَالِكٍ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَسَائِرِ الْكُوفِيِّينَ وَأَحْمَدَ وَجَمَاهِيرِ الْعُلَمَاءِ، وَحَكَمِي

(۷۶)..... الکافی لابن عبد البر، جلد: 20، صفحہ: 519

الْقَاضِي عَنْ قَوْمٍ كَرَاهَتَهُ، وَهَذَا خَطَأٌ مُخَالِفٌ لِصَرِيحِ هَذَا الْحَدِيثِ - (۷۷)

یعنی اس حدیث پاک میں مخطوبہ کا چہرہ دیکھنے کا استحباب ہے۔ اور یہی ہمارا (شوافع) کا مذہب ہے، اور امام مالک، امام ابو حنیفہ اور تمام اہل کوفہ، امام احمد اور جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔ قاضی نے ایک قوم سے اس کی کراہت بیان کی ہے اور یہ واضح خطا ہے اور اس حدیث پاک کی صراحت کے خلاف ہے۔



(۷۷) شرح النووی علی صحیح مسلم، جلد: 9، صفحہ: 210

پانواں باب

مخطوبہ

کا خاٹب کو دیکھنا

مخطوبہ کا خطاب کو دیکھنا

گزشتہ اوراق میں ذکر کی گئی آیات واحادیث اور اقوال فقہاء مجتہدین سے مخاطب (مرد) کا مخطوبہ (عورت) کو دیکھنا ظاہر و باہر ہے۔ لیکن یہاں ایک اور بحث جنم لیتی ہے کہ آیا مخطوبہ کیلئے مخاطب کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ جتنی بھی آیات واحادیث روایت کی گئی ہیں، ان میں مردوں کا ذکر ہے عورتوں کا نہیں، جس کی بنا پر بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ مخاطب تو مخطوبہ کو دیکھ سکتا ہے مگر مخطوبہ مخاطب کو نہیں دیکھ سکتی۔ اس کے حوالے سے چند معروضات حسب ذیل ہیں۔

(1)..... شریعت اسلامیہ میں جو احکامات لازم کئے گئے ہیں ان سے اکثر میں مردوں کو مخاطب کیا گیا ہے، حالانکہ وہ احکام مرد و زن دونوں کیلئے یکساں قابل عمل ہیں جب تک کہ مردوں کی تخصیص یا عورتوں کی تخریج کا حکم نہ آجائے۔ اور اگر کوئی عورت اس بنیاد پر ان احکامات کو قابل عمل نہ جانے کہ ان میں مردوں کو مخاطب کیا گیا ہے تو وہ ضرور قابل گرفت ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں نماز اور زکوٰۃ کے وجوب کا ذکر بارہا کیا گیا ہے اور جو آیات کریمہ اس حکم کے بارے میں بیان ہوئیں ان میں مذکر کے صیغے پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
”وَاقِمُْوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ“ یعنی نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اس آیت کریمہ اور اس جیسی دیگر آیات مقدسہ میں ”اقِمُْوا“ اور ”آتُوا“ مذکر کے صیغے استعمال ہوئے ہیں لیکن حکم میں یہ مرد و عورت ہر دو کو شامل ہیں۔ یعنی جس طرح مرد پر نماز ادا کرنا فرض ہے اسی طرح عورت پر بھی فرض ہے۔ اسی طرح روئے مخطوبہ والی احادیث میں اگرچہ مردوں کا ذکر ہے مگر حکم میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ اسی لئے اکثر فقہاء نے اس مسئلہ پر نص وارد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ

خاطب و مخطوبہ ہر دو کیلئے ایک دوسرے کو دیکھنا جائز ہے۔ (۷۸)

(2)..... جن احادیث میں حضور علیہ السلام نے مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت بیان

فرمائی ہے، ان میں ان وجوہات کو بھی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے دیکھنا جائز ہے۔ ان وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ارشاد فرمائی کہ ”فان فی اعین الانصار شیا“ یعنی انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب وغیرہ) ہے۔

یہ علت مردوں اور عورتوں دونوں میں یکساں ہے۔ اگر عورتوں میں کوئی عیب ہونے کی وجہ سے ان کو دیکھنا جائز ہے تو مردوں میں بھی عیوب و نقائص ہو سکتے ہیں، لہذا عورت کیلئے اپنے مخاطب کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

(3)..... حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ نے مخطوبہ کو دیکھنے کی ایک وجہ یہ بھی

بیان فرمائی ہے کہ ”فإنه أحرى أن يؤدّم بينكما“ ”دیکھ لینا تم دونوں کی دائمی محبت کیلئے زیادہ مفید ہے۔ جب دونوں کی باہمی محبت کیلئے دیکھنے کی اجازت دی جا رہی ہے تو مرد کی طرح عورت کو بھی دیکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

(۷۸)..... حاشیہ ابن عابدین (فتاویٰ شامی) جلد: 6، صفحہ: 370

مواہب الحلیل ، جلد: 3، صفحہ: 405

منع الحلیل ، جلد: 2، صفحہ: 4

الخرشی علیٰ خلیل ، جلد: 3، صفحہ: 166

حاشیہ الدسوقی ، جلد: 2، صفحہ: 215

المہذب ، جلد: 2، صفحہ: 44

روضۃ الطالبین ، جلد: 7، صفحہ: 20

مغنی المحتاج ، جلد: 3، صفحہ: 128

کشاف القناع ، جلد: 5، صفحہ: 10

(4)..... اگر مرد نے نکاح سے پہلے عورت کو نہ دیکھا ہو اور نکاح کے بعد عورت اسے اچھی نہ لگے تو طلاق کا حق اس کے پاس موجود ہوتا ہے اور مرد، عورت کو طلاق دے کر دوسری جگہ شادی بھی کر سکتا ہے۔ لیکن عورت کے پاس یہ حق نہیں ہے۔ جب مرد طلاق کا حق محفوظ رکھنے کے باوجود عورت کو دیکھ سکتا ہے تو عورت بدرجہ اولیٰ دیکھنے کا حق رکھتی ہے۔ (۷۹)

(5)..... نکاح عقد تملیک ہے یعنی نکاح کے ذریعے مرد اور عورت ایک دوسرے پر مکمل اور دائمی ملکیت حاصل کرتے ہیں، لہذا عقد سے پہلے ایک دوسرے کی معرفت تامہ اور مکمل جان پہچان ضروری ہے اور اس کا بہترین ذریعہ دونوں کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ضروری گفتگو کرنا ہے۔

(6)..... نکاح کے بعد جس طرح مرد عورت سے فائدہ اور سکون حاصل کرتا ہے اسی طرح عورت بھی مرد سے فائدہ اور سکون حاصل کرتی ہے۔ جس طرح مرد کا عورت کی صفات سے مطلع ہونا ضروری ہے کہ جن کی وجہ سے وہ عورت کو پسند کرے، اسی طرح عورت کا بھی مرد کی صفات پر مطلع ہونا لازم ہے جن کی وجہ سے وہ مرد کو پسند کرے۔ (۸۰) جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

”يَعْمِدُ أَحَدُكُمُ إِلَى بِنْتِهِ فَيُزَوِّجُهَا الْقَبِيحَ إِنَّهُمْ يُحِبُّونَ مَا تُحِبُّونَ“ (۸۱) یعنی

تم (۷۹)..... حاشیہ ابن عابدین، جلد: 6، صفحہ: 370

(۸۰)..... المہذب، جلد: 2، صفحہ: 44

روضۃ الطالبین، جلد: 7، صفحہ: 20

مغنی المحتاج، جلد: 3، صفحہ: 128

کشاف القناع، جلد: 5، صفحہ: 10

(۸۱)..... المصنف لعبد الرزاق، جلد: 6، صفحہ: 158

میں سے کوئی آدمی اپنی بیٹی کی شادی کسی قبیح اور برے آدمی سے کر دیتا ہے، حالانکہ جس طرح تم محبت کرتے ہو اسی طرح وہ بھی محبت کرتی ہیں۔

امام عبدالرزاق، اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”يَعْنِي إِذَا زَوَّجَهَا الدَّمِيمَ كَرِهَتْ فِي ذَلِكَ مَا يَكْرَهُهُ وَعَصَبِ اللَّهِ فِيهِ“ (۸۲) یعنی جب لڑکی کا والد، اس کی شادی کسی قبیح چہرے والے سے کرے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گی جس طرح کہ کوئی مرد ناپسند کرتا ہے، اور پھر اپنے شوہر (کی معاملے خدمت گزاری میں) اللہ کی نافرمانی کرے گی۔

لہذا ایک دوسرے کو دیکھنے کا حکم مرد و عورت دونوں کیلئے یکساں ہو گا تاکہ دونوں اپنی پسندیدہ صفات کو دیکھ سکیں۔



چہا باب

☆.....مخطوبہ

کے کن کن اعضا کو دیکھنا جائز ہے

☆.....مخطوبہ

کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازات ضروری ہے یا نہیں

مخطوبہ کے کن کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے

عورت (جس سے شادی کا ارادہ ہے) کا چہرہ دیکھنے میں کسی بھی اہل علم کا اختلاف نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن قدامہ بیان فرماتے ہیں۔

”لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي إِبَاحَةِ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِهَا (۸۳)“

یعنی اہل علم کے مابین مخطوبہ کے چہرے کو دیکھنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

چہرے کے علاوہ کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے؟ اس کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک خائب کا اپنی مخطوبہ کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز ہے۔ (۸۴) جبکہ ایک روایت میں دونوں قدموں کو دیکھنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ (۸۵) مالکیہ بھی احناف کی طرح چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ (۸۶) مالکیہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دونوں شرمگاہوں کے علاوہ پورا جسم دیکھنا جائز ہے۔ (۸۷)

(۸۳).....المغنی لابن قدامہ، جلد: 9، صفحہ: 490

رحمة الامة في اختلاف الامة، صفحہ: 262

(۸۴).....الدر المختار، جلد: 6، صفحہ: 370

حاشیہ ابن عابدین، جلد: 9، صفحہ: 532

البحر الرایق، جلد: 8، صفحہ: 219

تبیین الحقائق، جلد: 6، صفحہ: 18

(۸۵).....الفقه الاسلامی وادلتہ، جلد: 7، صفحہ: 23

(۸۶).....بدایۃ المحتشد، جلد: 3، صفحہ: 1238

مختصر الخلیل، صفحہ: 121

المواهب الخلیل، جلد: 3، صفحہ: 404

الشرح الكبير وحاشية الدسوقي، جلد: 2، صفحہ: 215 (باقی اگلے صفحے پر) <

شوافع بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (۸۸) البتہ ان سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ مخطوبہ کی طرف یوں دیکھا جائے گا جیسا ایک مرد دوسرے مرد کو دیکھتا ہے، یعنی جواعضاء ایک مرد دوسرے مرد کے دیکھ سکتا ہے خابط بھی اپنی مخطوبہ کے ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے (اور اس سے ان کی مراد ناف سے گھٹنے تک کے حصے کے علاوہ پورا بدن ہے) (۸۹) حنابلہ کے اس مسئلہ میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱)..... حنابلہ کا مشہور قول اور مذہب یہ ہے کہ جواعضاء عام طور پر ظاہر رہتے ہیں، ان کو دیکھنا جائز ہے، مثلاً ہاتھ، چہرہ، قدم اور گردن وغیرہ۔ (۹۰)

< الخرشى على خليل، جلد: 3، صفحہ: 166

(۸۷)..... التاج والاكيل بهامش مواهب الحليل، جلد: 3، صفحہ: 404

(۸۸)..... المنهاج، صفحہ: 95

روضة الطالبين، جلد: 7، صفحہ: 20

مغنى المحتاج، جلد: 3، صفحہ: 128

نهاية المحتاج، جلد: 6، صفحہ: 186

تحفة المحتاج، جلد: 7، صفحہ: 191

شرح المسلم للنووى، جلد: 9، صفحہ: 210

فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: 9، صفحہ: 182

(۸۹)..... روضة الطالبين، جلد: 7، صفحہ: 20

(۹۰)..... الانصاف، جلد: 8، صفحہ: 18

العمدة، صفحہ: 359

المغنى، جلد: 9، صفحہ: 491

الزرکشی، جلد: 5، صفحہ: 144 (باقی اگلے صفحے پر) <

- (2)..... ایک قول کے مطابق چہرہ، گردن، قدم، سر اور پنڈلی دیکھنا جائز ہے۔ (۹۱)
- (3)..... ایک قول کے مطابق صرف چہرہ دیکھا جائے گا۔ (۹۲)
- (4)..... ایک قول یہ ہے کہ صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھی جائیں۔ (۹۳)
- (5)..... حنابلہ سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ عورۃ مغلظہ یعنی دونوں شرمگاہوں کے علاوہ سارا جسم دیکھنا جائز ہے۔ (۹۴)
- اصحابِ ظواہر کا مذہب یہ ہے کہ عورۃ مغلظہ یعنی دونوں شرمگاہوں کے علاوہ مکمل جسم دیکھنا جائز ہے۔ (۹۵)

- < المبدع، جلد: 7، صفحہ: 7
- الفروع، جلد: 5، صفحہ: 152
- کشاف القناع، جلد: 5، صفحہ: 10
- المحرر، جلد: 2، صفحہ: 13
- (۹۱)..... فقہاء حنابلہ میں سے شیخ ابو بکر حبلی سے ایک روایت ہے کہ عورت کو ننگے سر دیکھا جائے گا۔
- المغنی، جلد: 9، صفحہ: 491، الزرکشی، جلد: 5، صفحہ: 145، المبدع، جلد: 7، صفحہ: 8
- (۹۲)..... دیکھئے حاشیہ نمبر ۵۷
- (۹۳)..... ایضاً
- (۹۴)..... الانصاف، جلد: 8، صفحہ: 18
- تہذیب سنن ابی داؤد لابن القیم حبلی، جلد: 3، صفحہ: 26
- (۹۵)..... ابن حزم ظاہری نے جو لکھا ہے اس کے مفہوم سے یہی واضح ہوتا ہے کہ عورۃ مغلظہ (دونوں شرمگاہوں) کے علاوہ مکمل جسم دیکھنا جائز ہے۔ دیکھئے، المحلی، جلد: 10، صفحہ: 30-31
- رحمة الامة فی اختلاف الائمة، صفحہ: 262
- المغنی، جلد: 9، صفحہ: 490
- (باقی اگلے صفحے پر) <.....

ان کے علاوہ دیگر فقہاء میں سے امام اوزاعی نے اصحاب ظواہر جیسا قول کیا ہے (۹۶) امام اسحاق، صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنے کا حکم کرتے ہیں (۹۷) اور امام سفیان ثوری صرف چہرہ دیکھنے کے قائل ہیں۔ (۹۸)

راجع قول:

اپنی منگیتر کے کن کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے؟ اس کے متعلق فقہاء کے کثیر اقوال کو دیکھ کر ایک عام سادہ لوح آدمی شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اتنے سارے اقوال میں سے کس پر عمل کیا جائے اور کس پر نہیں۔ جمہور فقہاء کے نزدیک مخطوبہ کا صرف چہرہ اور ہاتھ دیکھنا جائز ہے۔ مگر اس پر چند سوالات جنم لیتے ہیں۔

روئے مخطوبہ پر جتنی بھی احادیث دلالت کرتی ہیں، ان میں مطلقاً دیکھنے کا بیان ہے کسی خاص عضو کو دیکھنے کا ذکر نہیں ملتا۔ جسم کے کن کن اعضاء کو دیکھنا ہے اور کن کو نہیں دیکھنا؟ اس کی قید احادیث میں موجود نہیں مثلاً.....

..... فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: ۹، صفحہ: 182

شرح المسلم للنووی، جلد: ۹، صفحہ: 210

(۹۶)..... المغنی، جلد: ۹، صفحہ: 490

الاشراف لابن المنذر، جلد: 1، صفحہ: 18

فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: ۹، صفحہ: 182

شرح المسلم للنووی، جلد: ۹، صفحہ: 210

(۹۷)..... الاشراف لابن المنذر، جلد: 1، صفحہ: 19

(۹۸)..... الاشراف لابن المنذر، جلد: 1، صفحہ: 18

☆..... حضرت ہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب ایک آنے والی عورت نے اپنا آپ حضور ﷺ پر ہبہ کیا تو آپ ﷺ نے اسے اوپر سے نیچے تک ملاحظہ فرمایا۔

☆..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”ان چیزوں کو دیکھے جو اس عورت سے نکاح کرنے میں رغبت دلاتی ہوں“

☆..... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:
”خاطب مخطوبہ کو دیکھے اگر چہ عورت کو علم نہ ہو۔“

اور جب کسی عورت کو اس کی لاعلمی میں دیکھا جائے گا تو لامحالہ ان اعضاء کا دیکھنا لازم آئے گا جو عام طور پر عادتہ ظاہر رہتے ہیں۔

☆..... حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ دونوں شخصیات اپنی اپنی مخطوبہ کو چھپ کر دیکھنے کیلئے گئے تھے۔ اور یہ بات عقل سے بعید ہے کہ کوئی آدمی چھپ کر صرف چہرہ اور ہاتھ دیکھنے کیلئے جائے۔

لہذا یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کے ان اعضاء کو دیکھنا جائز ہے جو عادتہ ظاہر رہتے ہوں۔

لیکن اس بات سے بھی نظریں نہیں چرائی جاسکتیں کہ ہر چند مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت شریعت نے دی ہے مگر نکاح ہو جانے تک بہر حال وہ اجنبی اور غیر محرم ہے۔ اور غیر محرم کی طرف دیکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت ضرورت کے تحت دی گئی ہے۔ اور جب ضرورت نا کسی بات میں رخصت دی جائے تو اس سے اتنی ہی مراد ہوتی ہے جتنی سے مقصد حاصل ہو جائے۔ روایات و آثار اگرچہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ عورت کے ان اعضاء کو دیکھنے کی اجازت دی جائے جو عام طور پر ظاہر رہتے ہیں، لیکن شراغیزی اور دور حاضر کی فتنہ سامانیاں دیکھتے ہوئے، علماء اس قول پر فتویٰ نہیں دیتے۔

چنانچہ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی اس قول کو ذکر کرنے کے بعد رقمطراز ہیں.....

”فَهَذَا هُوَ الرَّأْيُ الرَّاجِحُ لَدَيَّ وَلَكِنْ لَا أُفْتِي بِهِ (۹۹)“

یعنی میرے نزدیک یہی رائے رائج ہے لیکن میں اس پر فتویٰ نہیں دیتا۔

لہذا جس جگہ فتنہ اور نفسانی خواہشات کی زیادتی پائی جائے وہاں فتویٰ جمہور کے قول کے مطابق دیا جائے گا کہ عورت کے صرف ہاتھ اور چہرہ دیکھا جائے کیونکہ چہرہ خوبصورتی اور ہاتھ بدن کی شادابی پر دلالت کرتے ہیں اور عام طور انہیں چیزوں کو دیکھا جاتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب



کیا مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری ہے؟:

جن روایات و احادیث میں منگیتر کو دیکھنے کا جواز ہے، ان میں سے اکثر میں صراحۃً یا کنایۃً اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ البتہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا تو حضرت مغیرہ نے لڑکی کے گھر جا کر اس کے والدین سے اجازت مانگی۔ اس وجہ سے علماء کے مابین اختلاف واقع ہوا کہ آیا عورت کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت معتبر ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کے تین قول ہیں۔

(1).....مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے چاہے اس کی اجازت ہو یا نہ ہو۔ اس کیلئے نہ تو عورت کی اجازت ضروری ہے اور نہ ہی اس کے ولی کی۔

(2).....دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اسے دیکھنا جائز نہیں۔

(3).....جبکہ تیسرا قول یہ ہے کہ اس کے اذن کے بغیر لاعلمی میں اسے دیکھنا جائز مع الکراہت ہے یعنی جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔

جمہور اہل علم، پہلے قول کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی قول کو شوافع (۱۰۰) حنابلہ (۱۰۱)

(۱۰۰).....منہاج الطالبین، صفحہ: 95

روضۃ الطالبین، جلد: 7، صفحہ: 20

مغنی المحتاج، جلد: 3، صفحہ: 128

شرح صحیح مسلم للنووی، جلد: 9، صفحہ: 210

(۱۰۱).....المغنی، جلد: 9، صفحہ: 489

الفروع، جلد: 5، صفحہ: 152

کشاف القناع، جلد: 5، صفحہ: 10 (باقی اگلے صفحے پر) <

اور اصحابِ ظواہر (۱۰۲) نے اختیار کیا ہے۔ جبکہ مالکیہ سے بھی ایک قول اسی کے مطابق منقول ہے۔ (۱۰۳)

اس قول پر اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں۔ جن میں سے یہ حدیث اس مسئلہ میں بالکل واضح اور صریح ہے جس کو حضرت ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کو عورت کی طرف دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ وہ اسے منگنی کیلئے ہی دیکھ رہا ہو، اگرچہ عورت اس سے لاعلم ہو۔ (۱۰۴)

اس حدیث پاک میں واضح طور پر عورت کی اجازت نہ ہونے اور اس کی لاعلمی کا ذکر موجود ہے، اور اس کی تائید حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فعل سے بھی ہوتی ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ”قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا، فَتَزَوَّجْتُهَا“ (۱۰۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا۔ تو میں چھپ چھپا کر اسے دیکھنے جایا کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے ایسی صفت دیکھ لی جس نے مجھے اس لڑکی سے

..... < غایۃ المنتہی، جلد: 3، صفحہ: 2

(۱۰۲)..... المحلی لابن حزم، جلد: 10، صفحہ: 31

(۱۰۳)..... المہواہب الجلیل، جلد: 3، صفحہ: 404

التاج والاکیل، جلد: 3، صفحہ: 404

(۱۰۴)..... اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

(۱۰۵)..... اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

نکاح اور شادی کرنے پر ابھارا، پھر میں نے اس سے شادی کر لی۔

اسی طرح حضرت ہبل بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن مسلمہ

ؓ کو دیکھا کہ وہ اکیلے میں ایک لڑکی کو غور سے دیکھ رہے تھے جس کو شبیہ بنت ضحاک کہا جاتا

تھا اور وہ ابی جبیرہ کی بہن تھی۔ (۱۰۶)

ان دونوں روایات میں جلیل القدر صحابہ کرام کا اپنی مخطوبہ کو چھپ کر دیکھنا اس بات

کی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے دیکھنے کی اجازت نہیں لی تھی ورنہ چھپ کر دیکھنے کا کیا مفہوم

ہے۔

ہم بیان کر آئے ہیں کہ اس مسئلہ پر جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس

کی اجازت شرط نہیں ہے۔ البتہ نمونے کے طور پر چند فقہاء کی عبارات کا مطالعہ کرنا فائدہ سے

خالی نہیں ہے۔

(۱)..... امام نووی، صحیح مسلم کی شرح میں رقمطراز ہیں.....

”مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ مَالِكٍ وَأَحْمَدَ وَالْجُمْهُورِ أَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ فِي جَوَازِ

هَذَا النَّظَرِ رِضَاهَا بَلْ لَهُ ذَلِكَ فِي غَفْلَتِهَا وَمِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ إِعْلَامٍ“ (۱۰۷)

یعنی ہمارا (شوافع کا)، امام مالک، امام احمد اور جمہور اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ مخطوبہ

کو دیکھنے میں اس کی رضا کا ہونا شرط نہیں ہے بلکہ خاطر کیلئے جائز ہے کہ مخطوبہ کو اس کی

(۱۰۶)..... مسند احمد، جلد: 4، صفحہ: 225

سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 1864

سنن بیہقی، جلد: 7، صفحہ: 85

شرح معانی الآثار للطحاوی، جلد: 3، صفحہ: 14

(۱۰۷)..... شرح صحیح مسلم للنووی، جلد: 9، صفحہ: 222

غفلت میں اور پہلے سے اطلاع کئے بغیر دیکھے۔

(2)..... علامہ ابن حجر، صحیح بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں.....

”قَالَ الْجُمْهُورُ يَجُوزُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا أَرَادَ ذَلِكَ بِغَيْرِ إِذْنِهَا (۱۰۸)“

یعنی جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ جب مخطوبہ کو دیکھنے کا ارادہ ہو تو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔

(3)..... علامہ عبدالرؤف مناوی، حدیث پاک کے الفاظ ”وَأَنْ تَأْتِيَ لَاتَعْلَمَ“ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں.....

”أَيُّ وَانْ كَانَتْ غَيْرَ عَالِمَةٍ بِأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا كَانَ يُطْلَعُ عَلَيْهَا مِنْ كُوفَةٍ

وَمِنْ غَائِلَةٍ (۱۰۹)“

یعنی (مخطوبہ کو دیکھے) اگرچہ اسے علم نہ ہو کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے، مثلاً کسی روشندان سے اس کو دیکھ لے اور وہ غافل بیٹھی ہو۔

اس کے علاوہ کثیر فقہاء و علماء کے اقوال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔

(2) قول ثانی:

دوسرا قول یہ ہے کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اور یہ امام مالک علیہ الرحمہ سے منسوب ایک قول ہے۔

ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے (جو کہ پہلے گزر چکی ہے)

(۱۰۸)..... فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: 9، صفحہ: 182

(۱۰۹)..... فیض القدير شرح جامع الصغير، جلد: 1، صفحہ: 335

جس میں مذکور ہے کہ حضرت مغیرہ نے مخطوبہ کے گھر جا کر اجازت طلب کی تھی۔

مالکیہ کے اس قول کا جواب:

اس کے قائلین نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ قطعاً ان کے موافق نہیں

ہے۔ اس کے جواب سے پہلے اس حدیث کا ایک مرتبہ بغور مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ.....

خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْظُرْتُ إِلَيْهَا؟ قَالَ لَا ، قَالَ فَاذْهَبْ
فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنْ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئٌ (۱۱۰)

(وَزَادَ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ) فَقَالَ الْمَغِيرَةُ فَاتَيْتُهَا وَعِنْدَهَا أَبَوَاهَا وَهِيَ فِي

خَدْرِهَا قَالَ فَقُلْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا قَالَ فَسَكْنَا قَالَ

فَرَفَعَتِ الْجَارِيَةُ جَانِبَ الْخَدْرِ فَقَالَتْ أُحْرِجْ عَلَيْكَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

أَمَرَكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيَّ لَمَّا نَظَرْتُ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْمُرْكَ أَنْ

تَنْظُرَ إِلَيَّ فَلَا تَنْظُرْ قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا ثُمَّ تَزَوَّجْتُهَا فَمَا وَقَعْتُ عِنْدِي امْرَأَةٌ

بِمَنْزِلَتِهَا وَلَقَدْ تَزَوَّجْتُ سَبْعِينَ أَوْ بِضْعًا وَسَبْعِينَ امْرَأَةً (۱۱۱)

میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا

، کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا جاؤ اسے دیکھ لو یہ تم دونوں کی محبت

میں دوام (بیمشگی) پیدا کرنے کیلئے اولیٰ ہے۔ امام احمد اور بیہقی نے اس کے بعد یہ اضافہ کیا

(۱۱۰)..... اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

(۱۱۱)..... مسند احمد، جلد: 4، صفحہ: 244

سنن بیہقی، جلد: 7، صفحہ: 84-85

ہے کہ حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں اس کے لڑکی کے پاس (اس کے گھر میں) آیا تو اس کے والدین اس کے پاس تھے اور وہ ایک طرف پردے میں تھی۔ میں نے (اس کے والدین سے) کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ تو اس کے والدین خاموش رہے۔ پھر اس لڑکی نے پردے کا سرا سر کاتے ہوئے کہا اس کا گناہ تم پر ہے پس اگر تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے تو مجھے دیکھ لو اور اگر آپ ﷺ نے حکم نہیں دیا تو مجھے مت دیکھنا۔ حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے اس لڑکی کو دیکھ لیا اور پھر اس سے شادی کر لی۔ میں نے ستر 70 یا (کہا کہ) ستر سے کچھ زیادہ شادیاں کی ہیں مگر اس لڑکی کی جو قدر و منزلت میرے ہاں تھی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔

اس حدیث پاک کو پڑھنے کے بعد چند باتیں لائق توجہ ہیں۔

☆..... حضور اکرم ﷺ نے حضرت مغیرہ کو لڑکی دیکھنے کیلئے بھیجا مگر یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اس سے اجازت لے کر دیکھنا۔ اگر مخطوبہ کی اجازت لازمی ہوتی تو حضور ﷺ اس کا ذکر ضرور فرماتے۔

☆..... حضرت مغیرہ نے بھی وہاں جا کر اجازت کی بات نہیں کی، بلکہ انہیں یہ بتایا کہ میں لڑکی کو دیکھنے آیا ہوں۔

☆..... آپ چونکہ ان کے گھر گئے تھے اس لئے مروءتاً آپ نے ان سے یہ بات کہی، کیونکہ کوئی غیر محرم جا کر کسی کی بیٹی یا بہن کو دیکھنا شروع کر دے تو کوئی بھی غیرت مند یہ گوارا نہیں کرتا۔

لہذا اس حدیث پاک سے یہ استدلال کرنا کہ مخطوبہ کی اجازت کے بغیر اسے دیکھنا جائز نہیں، یہ خطا ہے۔ جیسا کہ امام نووی نے تحریر کیا ہے.....

”وَعَنْ مَالِكٍ رِوَايَةً ضَعِيفَةً أَنَّهُ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهَا إِلَّا بِإِذْنِهَا وَهَذَا ضَعِيفٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ قَدْ أَذِنَ فِي ذَلِكَ مُطْلَقًا وَلَمْ يَشْتَرْطِ اسْتِثْنَاءَهَا (۱۱۲)“

یعنی امام مالک سے ایک ضعیف روایت یہ بھی ہے کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر نہیں دیکھا جائے گا۔ اور یہ ضعیف ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مطلقاً اجازت دی ہے اور مخطوبہ سے اجازت لینے کی شرط نہیں لگائی۔

تیسرا قول:

جمہور مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ مخطوبہ کو اس کے اجازت کے بغیر دیکھنا جائز مع الکرہتہ ہے۔ اور ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ والی حدیث ہی ہے۔ اور ایک عقلی دلیل بھی ہے کہ اگر کسی عورت کو اچانک دیکھا جائے یا اس کو اطلاع دیئے بغیر اس کو دیکھیں تو ممکن ہے وہ بے پردہ بیٹھی ہو اور اس کے ستر پر نظر پڑ جائے۔ (اس لئے اس کو اطلاع دینی چاہئے۔) جیسا کہ امام نووی فرماتے ہیں.....

”لَكِنْ قَالَ مَالِكٌ أَكْرَهُ نَظْرَهُ فِي غَفْلَتِهَا مَخَافَةً مِنْ وَقُوعِ نَظَرِهِ عَلَى

عَوْرَتِهِ (۱۱۳)“

یعنی (مخطوبہ کو اجازت کے بغیر دیکھنا جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے) لیکن امام مالک فرماتے ہیں کہ میں غفلت میں اسے دیکھنا مکروہ جانتا ہوں، اس خوف سے کہ دیکھنے والے کی نظر ستر پر نہ پڑ جائے۔

رانج قول:

ان اقوال میں سے رانج قول یہ ہے کہ مخطوبہ کو مطلقاً دیکھنا جائز ہے چاہے اس کی

(۱۱۲)..... شرح صحیح مسلم للنووی، جلد: ۹، صفحہ: ۲۲۲

(۱۱۳)..... المرجع السابق

اجازت ہو یا نہ ہو۔ چاہے اس کو پہلے اطلاع کر دی ہو یا نہ کی ہو۔ البتہ اگر مخطوبہ کو اس کے گھر میں جا کر دیکھنا ہو تو اسے اطلاع کر دی جائے تاکہ اگر وہ دوپٹہ وغیرہ سے مبرا بیٹھی ہے تو اپنی حالت کو درست کر لے، کیونکہ عام طور پر گھروں کے اندر خواتین بہت زیادہ پردے کا اہتمام نہیں کرتیں۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی رقمطراز ہیں.....

”لَا بَأْسَ بِالنَّظَرِ إِلَيْهَا بِإِذْنِهَا وَغَيْرِ إِذْنِهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَنَا بِالنَّظَرِ وَأَطْلَقَ (۱۱۴)“

یعنی مخطوبہ کو اس کی اجازت سے یا اجازت کے بغیر دونوں طرح دیکھنا جائز ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مطلقاً دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں۔

”وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَهُ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا مُتَغَفِّلًا لَهَا أَوْ غَيْرَ مُتَغَفِّلٍ (۱۱۵)“

یعنی جو شخص کسی عورت سے شادی کا ارادہ کرے تو اس کیلئے جائز ہے کہ اپنی مخطوبہ کو دیکھے چاہے عورت غفلت میں بیٹھی ہو یا نہ۔

علامہ قاضی شوکانی تحریر کرتے ہیں۔

”وَزَاهِرُ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَجُوزُ لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهَا سِوَاءَ كَانِ بِإِذْنِهَا أَمْ لَا (۱۱۶)“

احادیث سے ظاہر یہی ہے کہ خاطب کیلئے مخطوبہ کو دیکھنا (مطلقاً) جائز ہے عام ازیں مخطوبہ کی اجازت ہو یا نہ ہو۔

(۱۱۴).....المغنی لابن قدامہ، جلد: 7، صفحہ: 453

(۱۱۵).....المحلی لابن حزم، جلد: 10، صفحہ: 30-31

(۱۱۶).....نیل الاوطار، جلد: 6، صفحہ: 111

ساتواں باب

مخطوبہ

کودیکھنے کی حکمتیں اور فوائد

مخطوبہ کو دیکھنے کی حکمتیں اور فوائد:

شریعت اسلامیہ کوئی بھی حکم دیتی ہے تو اس کے پیچھے بہت سی حکمتیں اور فوائد مضمحل ہوتے ہیں۔ اور جو شخص ان حکامات کی پابندی کرتا ہے اور ان فوائد کو حاصل کرتا ہے اسے دین و دنیا اور دنیا و آخرت کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ اسلام نے نکاح شادی کے احکامات کو بھی بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے جن میں سے ایک اہم اور ضروری بحث روئے مخطوبہ کے بارے میں ہے۔ بانی اسلام ﷺ نے اجازت دی ہے بلکہ اس بات کو پسند کیا ہے کہ جب کوئی آدمی کسی سے شادی کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی منگیت کو دیکھ لے۔ اور اس میں بہت سی حکمتیں اور فائدے چھپے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اہم فوائد کا تذکرہ آپ کے سامنے ہے۔

(1) سنت نبوی کی پیروی:

اس میں سب سے بڑا اور اہم فائدہ ”سنت نبوی“ کی پیروی اور متابعت ہے۔ کیونکہ روئے مخطوبہ سنت رسول کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ لہذا جو شخص سنت نبوی ﷺ کی نیت سے اپنی مخطوبہ کو دیکھے گا تو لامحالہ دنیا و آخرت میں سعادت کا مستحق ہوگا۔

(2) شوہر اور بیوی کے درمیان ہمیشہ کی محبت:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخطوبہ کو دیکھنے کی ایک توجیہ ”میاں بیوی کی ہمیشہ کی محبت“ ارشاد فرمائی۔ اور اس کی برکات کا ظہور بھی ہوا، حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر سے زائد شادیاں کیں مگر حضور کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے میں نے جس لڑکی کو شادی سے پہلے دیکھا، اس جیسی قدر و منزلت میری کسی زوجہ کو میسر نہ آسکی۔

مخطوبہ کو دیکھنے سے زوجین کی باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے، اس کے متعلق شیخ ابن

تیمہ رقمطراز ہیں.....

”وَالشَّارِعُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَبَاحَ بَلُّ أَحَبِّ لَهُ النَّظَرِ إِلَى
الْمَخْطُوبَةِ..... وَقَوْلُهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْذَمَ بَيْنَكُمَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ إِذَا عَرَفَهَا قَبْلَ
النِّكَاحِ دَامَ الْوُدُّ“ (۱۱۷)

یعنی شارع علیہ السلام نے مخطوبہ کو نہ صرف دیکھنے کی اجازت دی بلکہ اسے پسند فرمایا.....
اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ”أَحْرَى أَنْ يُؤْذَمَ بَيْنَكُمَا“ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ
جب آدمی نکاح سے پہلے اپنی مخطوبہ (کے اوصاف) کی معرفت حاصل کر لے تو محبت میں
ہیشگی پیدا ہوتی ہے۔

(3) زوجین میں سے دونوں کا عیوب پر مطلع ہو جانا:

شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھ لینے سے ان عیوب سے واقفیت ہو جاتی ہے
جو چہرہ، آنکھ یا دیگر اعضاء میں پائے جاتے ہیں جن کو ظاہر اُدیکھا جاسکتا ہے۔ اگر مرد و عورت
کے جسم میں کسی ایسی جگہ پر کچھ عیب ہے جس کو ظاہر اُدیکھا نہیں جاسکتا ہے تو اپنے مخاطب یا
مخطوبہ کو اس کی خبر دینا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک امانت کی طرح ہے جس میں خیانت برتنے
سے سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اگر مخاطب یا مخطوبہ کو عیب کی خبر دے دی جائے تو بہت ممکن ہے کہ وہ نکاح سے انکار
کردے اور دوسرے کیلئے اذیت و تکلیف کا طاعث بنے، مگر یاد رکھیں کہ یہ اس تکلیف سے کم
ہی ہوگی جو شادی کے بعد دونوں میں سے کسی ایک کو پہنچ سکتی ہے۔ شادی کے بعد جب
دوسرے کو اس عیب کی خبر ہوگی تو یا تو ساری زندگی کا طعنہ بن جائے گا یا پھر طلاق تک نوبت

آپہنچے گی۔ لہذا اسی تکلیف سے بچانے اور خاطب و مخطوبہ کے مابین اعتماد، پیار اور محبت کو تقویت دینے کیلئے اسلام نے یہ اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ شادی سے پہلے خاطب و مخطوبہ ایک دوسرے کو دیکھ لیں اور مکمل تسلی کر لینے کے بعد شادی کا معاملہ طے کریں۔

یہاں پر یہ بات کرنا بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے کہ ہر شخص کی پسند الگ ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی کسی وصف کو برا جانتا ہے جبکہ کوئی اور آدمی اس وصف کو دیکھے تو خوبی تصور کرتا ہے، خاطب و مخطوبہ کے ایک دوسرے کو دیکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے اگر کسی دوسرے شخص نے اسے خبر دی کہ تمہاری منگیتر میں فلاں خامی ہے تو بہت ممکن ہے کہ جب یہ خود اس کو دیکھے تو خامی کے بجائے اسے یہ خوبی نظر آئے۔ لہذا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ خاطب و مخطوبہ خود ایک دوسرے کو دیکھیں اور اپنی پسند و ناپسند کا فیصلہ کریں۔

(4) دوسروں کا ملامت سے بچنا اور خود کا ندامت سے بچنا:

جب کوئی شخص اپنی منگیتر کو دیکھ کر پھر اس سے شادی کرے گا تو بعد میں اسے کسی قسم کی ندامت یا پچھتاوا نہیں ہوگا اور وہ اپنی زوجہ کے بارے میں طعنہ زنی نہیں کر سکے گا کہ یہ چھوٹے قد والی ہے، یا بڑے قد والی ہے، خوبصورت ہے یا بدصورت۔

اس کے علاوہ وہ اپنے سرالی رشتے داروں کو ملامت نہیں کرے گا کہ انہوں نے فلاں عیب کی اسے خبر نہیں دی اور نہ ہی اپنے گھر والوں کو ملامت کر سکتا ہے کہ تم لوگوں نے اسے میرے لئے پسند کیا تھا لیکن اس کے فلاں وصف کی خبر مجھے نہیں دی۔

جب شرعی طریقے کے مطابق مخطوبہ کو دیکھا جائے گا تو یہ تمام اعذار پیدا ہی نہیں ہونگے جن سے شرمندگی ہو سکے۔ اور اسی طرح جب لڑکی شریعت کے مطابق اپنے خاطب کو دیکھ لے گی تو اس کی زندگی بھی خوش باش گزرے۔ لہذا اس کے اہل خانہ اسے خاطب کو دیکھنے

سے روک کر اس پر ظلم نہ کریں کیونکہ یہ اس کا شرعی حق ہے جو اس سے کوئی نہیں چھین سکتا ہے۔
شریعت نے عورتوں کو بھی اپنے خاٹب (منگیترا) کو دیکھنے کی اجازت دی ہے کیونکہ جس طرح
مرد عورتوں سے محبت کرتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں سے محبت کرتی ہیں۔ (اور اس پر
سیدنا فاروق اعظم ؓ کا فرمان ہم گزشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں)



آہواں باب

☆.....منگیتر

سے ساتھ تنہائی کا حکم

☆.....منگیتر

کے ساتھ تنہائی کے نقصانات

منگیتر کے ساتھ تنہائی کا حکم:

دورِ حاضر میں یہ مسئلہ بھی اہمیت کا حامل ہے کہ آیا منگیتر کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا درست ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں بہت سے لوگ غلطی پر ہیں جس کا خمیازہ انہیں جلد یا بدیر بھگتنا پڑتا ہے۔ آج مرد و عورت کو صرف یہ کہہ کر تنہائی میں چھوڑ دیا جاتا ہے کہ دونوں منگیتر ہیں اس بات میں شبہ نہیں کہ منگنی صرف نکاح کا پیغام دینے یا نکاح کا وعدہ کرنے کا نام ہے۔ لہذا اس کی وجہ سے نکاح جیسے احکامات نافذ نہیں ہو سکتے۔ اور منگیتر کو دیکھنے کا جواز وقتی طور پر ضرورت کے تحت حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہمیشہ کیلئے اس کی اجازت نہیں دی ہے کہ مخاطب و مخطوبہ جیسے جی چاہے شرم و حیا کی دھجیاں بکھیرتے رہیں۔ لہذا منگیتر، منگنی کے باوجود ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور حرام ہیں اور اجنبی کے ساتھ خلوت (تنہائی) اختیار کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اس پر تمام علماء و فقہاء کا اجماع ہے اور یہی سنت سے بھی ثابت ہے۔

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی، احادیث کی روشنی میں:

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے کسی اجنبی غیر محرم خاتون کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے منع فرمایا اور اس کے نقصانات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ ہاں کسی محرم کی موجودگی میں بیٹھ سکتا ہے۔ (۱۱۸)

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

(۱۱۸)..... صحیح بخاری مع فتح الباری، جلد: 9، صفحہ: 339

صحیح مسلم مع النووی، جلد: 9، صفحہ: 109

فرمایا: سن لو! کوئی مرد جب کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (۱۱۹)

یعنی ان دونوں کو اکیلا دیکھ کر شیطان ان کے درمیان گھس جاتا ہے اور طرح طرح کے شیطانی وساوس ڈال کر انہیں بہکاتا ہے جس کی وجہ سے وہ گناہ پر بھی آمادہ ہو سکتے ہیں۔ لہذا آپ ﷺ نے اولاً ہی دو غیر محرم وجودوں کو اکیلا ہونے سے منع فرمادیا تاکہ شیطانی وساوس سے محفوظ رہا جاسکے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (غیر محرم) عورتوں کے پاس (تنہائی میں) جانے سے بچو، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور موت ہے۔ (۱۲۰)

اجماع علماء:

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کے حرام ہونے پر تمام اہل علم کا اجماع ہے۔ چنانچہ امام شرف الدین نووی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں..... اجنبی مرد و عورت کا کسی تیسرے وجود کے بغیر اکیلے ہونا باتفاق علماء حرام ہے۔ اور اسی طرح یہ بھی حرام ہے کہ ان کے ساتھ کوئی

(۱۱۹)..... سنن الترمذی، جلد: 4، صفحہ: 465

مسند احمد، جلد: 1، صفحہ: 81

السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: 7، صفحہ: 91

المستدرک للحاکم، جلد: 1، صفحہ: 114

(۱۲۰)..... صحیح بخاری معہ الفتح، جلد: 9، صفحہ: 330

صحیح مسلم معہ النووی، جلد: 4، صفحہ: 153

سنن الترمذی، جلد: 3، صفحہ: 465

(تیسرا) وجود ایسا ہو کہ جس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اس سے حیاء نہیں کی جاتی جیسا کہ دو تین سال کا بچہ، کیونکہ اس کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔ (۱۲۱)

بہت سارے فقہاء جنہوں نے مخطوبہ کو دیکھنا جائز قرار دیا ہے، نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ خاطب و مخطوبہ کی ملاقات تنہائی میں نہ ہو کیونکہ دونوں ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہیں۔ اور جواز صرف دیکھنے تک ہے باقی امور اپنی اصل پر برقرار رہتے ہیں۔ علامہ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں۔

”وَلَا يَجُوزُ لَهُ الْخِلْوَةُ بِهَا لِأَنَّهَا مُحَرَّمَةٌ وَلَمْ يَرِدِ الشَّرْعُ بِغَيْرِ النَّظَرِ

فَبَقِيَ عَلَى التَّحْرِيمِ (۱۲۲)“

مخطوبہ کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ غیر محرم ہے اور شریعت نے صرف دیکھنے کی اجازت دی ہے دیگر امور میں حرمت باقی ہے۔

تنہائی کے نقصانات:

مرد و عورت کا ایک دوسرے کی طرف میلان ایک فطری امر ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر مرد کے جسم کا ایک ٹکڑا مشرق میں اور عورت کا ٹکڑا مغرب میں بھی رکھ دیا جاتا تو اپنی جنسی میلان کی وجہ سے یہ ضرور آپس میں آ ملتے۔ اللہ تعالیٰ نے حکمت کے تحت مرد و عورت میں یہ

(۱۲۱)..... شرح صحیح مسلم للنووی، جلد: ۹، صفحہ: 109

و کذا فی الفتح الباری لا بن الحجر، جلد: 4، صفحہ: 77

(۱۲۲)..... المغنی، جلد: 9، صفحہ: 490

وانظر کذا لک، المقنع، جلد: 3، صفحہ: 4

والزرکشی علی الخرقی، جلد: 5، صفحہ: 146

والمبدع، جلد: 7، صفحہ: 7

جنسی میلان رکھا ہے۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کی افزائش نسل ہوتی رہے اور زمین کی تعمیر و ترقی کا عمل جاری رہے۔ اس جنسی میلان کے جائز حصول کیلئے اسلام نے نکاح جیسی نعمت انسانوں کو عطا فرمائی ہے۔ اور اس جنسی تعلق کے غیر فطری میلان کی روک تھام کیلئے ضروری احکام نافذ فرمائے۔ چونکہ انسان میں جنسی قوت مکمل زور کے ساتھ موجود ہے اور موقع ملتے ہیں اس کا ناجائز استعمال ہو سکتا ہے، اس لئے اسلام نے غیر محرم عورت کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا، اور نہ صرف دیکھنے بلکہ اس کے ساتھ میل جول رکھنے، سفر میں جانے، اور تنہائی میں بیٹھنے کو بھی سختی سے ممنوع قرار دیا۔ جیسا کہ گذشتہ اوراق میں احادیث گزر چکی ہیں، اور ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ”شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔“ (۱۲۳) اور جب دو غیر محرم وجود کسی اکیلی جگہ پر اکٹھے ہونگے تو شیطانی خیالات و وساوس سے بچنا بہت ہی مشکل ہوگا۔ اسی لئے اسلام نے غیر محرم خواتین کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا ممنوع قرار دیا تاکہ فحاشی و عریانی اور بے حیائی کے سیلاب کے آگے بند باندھا جاسکے۔

اگر تنہائی میں بیٹھنا ہو تو:

شرعی طور پر کسی اجنبی خاتون کے ساتھ تنہا بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی تیسرا وجود ساتھ بیٹھ جائے تو جائز ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں بیان ہو چکا ہے۔ یعنی کسی تیسرے وجود سے تنہائی کا حکم ختم ہو جاتا ہے عام ازیں کہ وہ مرد ہو یا عورت، یا کوئی کسن تمیز دار بچہ ہو جس سے حیاء کی جاتی ہے۔ لہذا کسی چھوٹے بچے (لڑکا ہو یا لڑکی) کو ساتھ لیکر اگر خاطر و مخطوبہ تنہائی میں کوئی گفتگو کرنا چاہیں تو جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بچہ بالکل کم عمر نہ ہو بلکہ اتنا بڑا ہو کہ عام طور پر اس سے حیاء کی جاتی ہو۔ (۱۲۴)

(۱۲۳) صحیح مسلم معہ النووی، جلد: 14، صفحہ: 155

(۱۲۴) الزرکشی علی الخرقی، جلد: 5، صفحہ: 146

نواں باب

رؤیہ مخطوبہ

کے قواعد و ضوابط کا خلاصہ

روئے مخطوبہ کے قواعد و ضوابط کا خلاصہ:

گذشتہ اوراق میں منگیترا کو دیکھنے سے متعلق قواعد و ضوابط اور مسائل و احکامات تفصیلاً نظر نواز ہو چکے ہیں، اب ان مسائل کا خلاصہ ایک ترتیب کے ساتھ پیش کرتا ہوں تاکہ وہ لوگ بھی مستفید ہو سکیں جو تفصیلی ابحاث کا مطالعہ نہ کر سکے یا جنہوں نے کوشش تو کی مگر کما حقہ استفادہ نہ کر پائے۔

(1)..... جب کوئی آدمی کسی عورت سے شادی کرنے کا عزم بالجزم کر لے تو اس کیلئے اس عورت کو دیکھ لینا جائز ہے۔ چاہے عورت کو اس کا علم ہو یا نہ۔ چاہے عورت سے اجازت لی ہو یا نہ لی ہو۔ چاہے منگنی کرنے سے پہلے دیکھے یا منگنی کر لینے کے بعد۔

(2)..... مرد کا غالب گمان یہ ہو کہ مجھے پیغام نکاح کا جواب ہاں میں ملے گا۔ لیکن اگر اس کا غالب گمان ہو کہ شادی کیلئے ”نہ“ ہو جائے گی تو عورت کو دیکھنا جائز نہیں۔

(3)..... زیادہ سے زیادہ عورت کے ان اعضاء کو دیکھنا جائز ہے جن کو کوئی محرم دیکھ سکتا ہے۔ مثلاً چہرہ، ہاتھ، قدم، گردن اور سر وغیرہ۔

(4)..... عورت کو دیکھنے کیلئے تنہائی میں نہ بیٹھے۔ بلکہ وہاں کسی محرم مرد یا عورت یا کسی تمیز دار بچے کا ہونا ضروری ہے۔ اگر تنہائی میں ملاقات کی جائے تو جائز نہیں کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہیں اور اجنبی کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا حرام ہے۔

(5)..... منگیترا کو دیکھتے ہوئے ”تلذذ“ کی نیت نہ ہو۔ کیونکہ تلذذ (لذت و خواہش) کی نظر سے دیکھنا صرف شوہر اور بیوی کیلئے جائز ہے اور منگنی نکاح کے حکم میں نہیں ہوتی۔

(6).....مخطوبہ کو دیکھتے وقت مرد ثورانِ شہوت (شہوت کے غلبے) سے امن میں

ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں عورت کو دیکھنا فتنے کا باعث ہے۔

(ثورانِ شہوت کے دورانِ مخطوبہ کو دیکھنے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ مالکیہ

(۱۲۵) اور حنابلہ (۱۲۶) عدمِ جواز کے قائل ہیں جبکہ احناف (۱۲۷) اور شوافع

(۱۲۸) اس کی اجازت دیتے ہیں۔)

(۱۲۵).....مواہب الحلیل، جلد: 3، صفحہ: 405

منع الحلیل، جلد: 2، صفحہ: 405

الحرشی علی الخلیل، جلد: 3، صفحہ: 166

الشرح الکبیر، جلد: 2، صفحہ: 215

(۱۲۶).....المغنی، جلد: 9، صفحہ: 490

المبدع، جلد: 7، صفحہ: 7

کشاف القناع، جلد: 5، صفحہ: 10

شرح منتهی الارادات، جلد: 3، صفحہ: 4

(۱۲۷).....البدائع الصنائع، جلد: 5، صفحہ: 122

تبیین الحقائق، جلد: 6، صفحہ: 18

البحر الرائق، جلد: 8، صفحہ: 218

حاشیہ ابن عابدین، جلد: 6، صفحہ: 370

(۱۲۸).....روضۃ الطالبین، جلد: 7، صفحہ: 20

معنی المحتاج، جلد: 3، صفحہ: 128

نہایۃ المحتاج، جلد: 6، صفحہ: 186

شرح الخطیب، جلد: 3، صفحہ: 319

(7).....خاطب اور مخطوبہ کا بدن ایک دوسرے سے مس نہ کرے۔ اگرچہ تلذذ اور شہوت کے بغیر ہو۔ کیونکہ یہ اجنبی ہیں اور اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا اور اس کے جسم کو مس کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ (۱۲۹)“

میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

اسی طرح حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کسی کے سر کو لوہے کی سویوں سے داغ دینا اس کیلئے کسی غیر محرم عورت کو مس کرنے سے بہتر ہے۔ (۱۳۰)

(8).....نہ تو زیادہ دیر تک دیکھا جائے اور نہ ہی اس کی تعداد، قدر مطلوب (جس سے مقصد حاصل ہو جائے) سے زائد ہو۔ لہذا جیسے ہی آدمی اپنی مخطوبہ کے اوصاف پر مطلع ہو

(۱۲۹)..... مسند احمد، جلد: 3، صفحہ: 357

سنن ابن ماجہ، جلد: 2، صفحہ: 959

سنن الترمذی، جلد: 4، صفحہ: 152

سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، حدیث نمبر: 529

(۱۳۰)..... المعجم الکبیر للطبرانی، جلد: 20، صفحہ: 211-212

مجمع الزوائد، جلد: 4، صفحہ: 326 (وقال رجاله رجال الصحیح)

الترغیب والترہیب، جلد: 3، صفحہ: 39 (وقال ایضا کما قال الہیثمی)

سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث نمبر: 226

جائے، دیکھنا ترک کر دیا جائے۔ (مخطوبہ کو دیکھنے کا مقصد اس کے اوصاف و اخلاق کو جاننا ہے، اس مقصد کے حصول کیلئے چاہے ایک بار دیکھے، دو بار یا اس سے زائد مرتبہ دیکھے۔ مگر جیسے ہی اوصاف و اخلاق کا علم ہو جائے اور دل نکاح کرنے پر مطمئن ہو جائے، تو دیکھنا جائز و حرام ہو جائے گا۔)

(9) مرد یا عورت کا چہرہ ہر قسم کے سرخی پوڈرا اور میک اپ وغیرہ سے پاک ہو۔ دونوں میں سے کسی نے نہ تو اپنے بالوں کو رنگا ہو اور نہ ہی کوئی ایسی شے استعمال کی ہو جو حقیقت احوال کو جاننے میں مانع ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دھوکہ اور تدلیس ہے اور اس سے اسلام اور بنی اسلام ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ فرمان رسول ﷺ ہے ”مَنْ غَشَّاءَ فَلَيْسَ مِنَّا“ (۱۳۱) یعنی جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ایک تو ایسا کرنا دھوکہ دینے کے مترادف ہے اور دوسرا اس سے مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے کیونکہ دیکھنے سے مطلب تو عورت یا مرد کے اوصاف یا عیوب پر مطلع ہونا ہے اور جب میک اپ وغیرہ کے ذریعے ان کو چھپایا جائے تو مقصد ہی حاصل نہ ہوا۔

دسواں باب

رؤیہ مخطوبہ

کے بعد انکار یا اظہار کے مسائل

روئے مخطوبہ کے بعد اظہار یا انکار کے مسائل:

مرد و عورت کے ایک دوسرے کو دیکھ لینے کے بعد دو ہی صورتیں سامنے آتی ہیں۔ یا تو رشتہ قبول ہو جاتا ہے اور نکاح کیلئے ہاں ہو جاتی ہے یا پھر انکار ہو جاتا ہے۔ اگر رشتہ منظور ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے دونوں کی باہمی محبت کیلئے دعا کرنی چاہئے تاکہ ان کی زندگی خوشگوار گزرے۔ اور اگر خدا نخواستہ انکار کی نوبت آجائے اور مرد و عورت ایک دوسرے کو پسند نہ کر سکیں یا ایک دوسرے کے معیار پر پورے نہ اتر سکیں، تو کسی کی دلازاری کئے بغیر وہاں سے چلے جائیں۔ مرد نہ تو عورت کے عیوب کی تشہیر کرے اور نہ کوئی ایسا جملہ زبان سے نکالے جو اس کیلئے اذیت اور تکلیف کا باعث ہو۔ جانے کے بعد بھی کسی دوسرے آدمی کے ساتھ اُسی گفتگو نہ کی جائے جس کی وجہ سے اس عورت کے رشتے میں رکاوٹ پیدا ہو اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کو نکاح کا پیغام دینا چاہتا ہے تو اسے بدظن کرنے اور اس کے خلاف بھڑکانے کی قطعاً کوشش نہ کی جائے۔

اگر کسی شخص کو لڑکی پسند نہ آئے اور وہ اسے انکار کرنا چاہتا ہے تو کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟ اس کے بارے میں بھی علماء کرام نے چند مسائل کا ذکر کیا ہے۔

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو لڑکی پسند نہ آئے تو واضح طور پر نہ کہے کیونکہ اس سے اس کی دل آزاری ہوگی اور اسے تکلیف پہنچے گی۔ (۱۳۲)

(۱۳۲) روضة الطالبین، جلد: 7، صفحہ: 21

:المجموع شرح المہذب، جلد: 16، صفحہ: 138-139

مغنی المحتاج، جلد: 3، صفحہ: 128

نہایۃ المحتاج، جلد: 6، صفحہ: 186

تحفة المحتاج، جلد: 7، صفحہ: 191

اس کیلئے یہ بھی مناسب ہے کہ اس معاملے میں خاموشی اختیار کر لی جائے۔ جب کچھ مدت گزر جائے گی تو کوئی جواب نہ پا کر وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کا ارادہ نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ طویل خاموشی بھی ان کیلئے اذیت اور تکلیف کا باعث ہوگی مگر یقیناً اس خاموشی کی تکلیف اس تکلیف سے کم ہوگی جو صراحتاً منہ پہ جواب دینے سے پہنچ سکتی ہے۔ (۱۳۳)

شوافع میں سے صاحب تحفۃ المحتاج نے یہ بھی لکھا ہے کہ خاموشی کے علاوہ انکار کا یہ طریقہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ایسی شرط رکھ دی جائے جسے وہ پورا نہ کر سکتے ہوں اور شادی سے انکار ہو جائے۔ (۱۳۴)

لیکن یہ طریقہ مناسب نہیں کیونکہ اس سے دل آزاری یا تکلیف تو جو ہوگی وہ الگ بات ہے، ایک دوسرے کے بارے میں غلط گمان قائم ہو جائیں گی اور لوگوں میں نفرت بڑھے گی۔ اس کی بجائے اس قول پر عمل کیا جائے جو اکثر علماء سے منقول ہے کہ یا تو خاموشی اختیار کر لی جائے یا واضح طور پر مہذبانہ انداز میں بتادے اور ایسا طریقہ اختیار کرے جو ایذا اور تکلیف کا باعث نہ ہو مثلاً اس طرح کہہ دے کہ

”اللہ تعالیٰ نے یہ ہمارے مقدر میں نہیں لکھا“

جن فقہاء نے خاموشی اختیار کرنے کا قول کیا ہے ان کی دلیل، حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، جس میں ایک عورت نے اپنا آپ حضور ﷺ کیلئے ہبہ کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر اپنا سر جھکا لیا تھا اور منہ سے کچھ بھی ارشاد نہ فرمایا، یعنی خاموشی اختیار فرمائی۔

(۱۳۳)..... نہایۃ المحتاج، جلد: 6، صفحہ: 186

تحفۃ المحتاج، جلد: 7، صفحہ: 192

(۱۳۴)..... تحفۃ المحتاج، جلد: 7، صفحہ: 192

خاطب پر لازم ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کے بعد اگر انکار ہو جائے تو پردہ دار بیویوں کے راز دوسروں پر افشاء نہ کرتا پھرے۔ وہ نہ تو عورت کے عیوب کسی کے سامنے بیان کرے اور نہ ہی اسے یا اس کے گھر والوں کو برے الفاظ سے یاد کرے۔ نہ کوئی ایسی بات زبان سے نکالے جسے اس کے گھر والے ناپسند کرتے ہوں کیونکہ یہ غیبت ہے اور غیبت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ یاد رہے کہ جس طرح مرد پر لازم ہے کہ وہ عورت کے متعلق دوسروں کے سامنے گفتگو نہ کرے اسی طرح عورت اور اس کے گھر والوں پر بھی لازم ہے کہ وہ مرد کا ذکر بھی کسی دوسرے کے سامنے نہ کریں اور نہ ہی اسے برے لفظوں میں یاد کریں۔

اگر مخاطب و مخطوبہ ایک دوسرے کے عیوب لوگوں میں بیان کریں گے تو غیبت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے رشتے میں بھی رکاوٹ کا سبب بنیں گے۔ اور یہ سب اسلام میں جائز نہیں ہے۔ بلکہ انہیں چاہئے کہ جس حد تک ہو سکے دوسروں کے سامنے ایک دوسرے کے متعلق یا ان کے گھر والوں کے بارے میں اچھے کلمات ادا کریں تاکہ ان کے رشتے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو اور اگر کوئی دوسرا آدمی نکاح کا پیغام دینا چاہتا ہو تو بدظن نہ ہونے پائے۔



گیارہواں باب

☆..... شادی کیلئے دیکھی جانے والی صفات

☆..... صفاتِ خلقیہ

☆..... صفاتِ خلقیہ

☆..... صفاتِ فکریہ

☆..... ٹیلی فون پر باتیں کرنا

☆..... میسجز SMS کے ذریعے بات کرنا

شادی کیلئے دیکھی جانے والی صفات:

حدیث پاک کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے۔

(۱)..... مال (۲)..... خاندان (۳)..... خوبصورتی (۴)..... دین

(اے مخاطب!) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین کو فوقیت دینا۔ (۱۳۵)

اس حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ نے چار چیزوں کا ذکر فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی خاتون سے شادی کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے دین کو فوقیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے مگر باقی چیزوں کی نفی نہیں فرمائی۔ یعنی جب کسی سے شادی کرنی ہو تو ان اوصاف میں سے کسی کی بھی وجہ سے شادی کی جاسکتی ہے البتہ دین و اخلاقیات کو فوقیت دینا اولیٰ ہے۔ یاد رہے کہ یہاں دین سے مراد مذہب نہیں بلکہ اخلاقیات اور صفاتِ حسنہ ہیں۔ لہذا کسی ہندو پارسی وغیرہ سے ”مال، خاندان یا خوبصورتی“ کی بنا پر شادی نہیں کیا جاسکتی۔ بلکہ اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور اسلام کے بعد اس کی دینداری، حسن اخلاق اور اچھی صفات کو ترجیح دینا اولیٰ ہے۔

اس بات میں شک نہیں کہ کوئی مرد جب شادی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ جس عورت سے اس کا نکاح ہو وہ حسن و جمال، تقویٰ، اخلاقِ حسنہ اور بہترین قوتِ فکر کی مالک ہو اور اسی طرح عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ اس کا مجازی خدا، شکل و صورت اور اخلاق و افکار میں یکتا ہو۔

مذکورہ حدیث پاک میں بیان کردہ صفات کو مجموعی طور پر تین اقسام میں تقسیم کیا

(۱۳۵)..... صحیح بخاری، جلد: 6، صفحہ: 123

صحیح مسلم، جلد: 2، صفحہ: 1086 حدیث نمبر: 1466

جاسکتا ہے۔

(1) صفاتِ خلقیہ

(2) صفاتِ خلقیہ

(3) صفاتِ فکریہ

ان میں سے کچھ صفات ایسی ہیں جنکی پہچان کیلئے روئے ضروری ہے اور اس وقت تک ان صفات کی حقیقتا پہچان نہیں ہو سکتی جب تک خود مخطوبہ کو دیکھ کر ان صفات کا اندازہ نہ لگایا جائے۔ اور کچھ ایسی ہے کہ جن تک رسائی دیکھ کر نہیں ہو سکتی بلکہ کسی دوسرے کے ذریعے ان صفات کو معلوم کیا جاسکتا ہے، مثلاً رشتہ داروں یا دوستوں اور سہیلیوں سے مل کر۔ اور کچھ صفات ہیں کہ نہ تو صرف دیکھ معلوم ہوتی ہیں اور نہ کسی کے بتانے سے، بلکہ ان صفات کو مخطوبہ سے گفتگو کر کے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ ہم ان تینوں قسم کی صفات پر قدرے تفصیل سے گفتگو کرتے ہیں۔

صفاتِ خلقیہ :

صفاتِ خلقیہ یعنی شکل و صورت، خوبصورتی و بدصورتی، قد و قامت، اور جسم کا موٹا پایا کمزوری وغیرہ، ان کو پہچاننے کیلئے ”دیکھنا“ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ ان چیزوں کی معلومات کسی دوسرے کے بتانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہیں لیکن ہم یہ بات پہلے بھی واضح کر چکے ہیں کہ کسی وصف کو ایک آدمی اچھا تصور کرتا ہے مگر دوسرے کی نظر میں وہ خوبی نہیں بلکہ خالی ہوتی ہے۔ لہذا ان صفات کو جاننے کیلئے مخطوبہ کو دیکھنا ناگزیر ہے۔ اور یہ اوصاف کسی کے بیان کرنے سے نہیں بلکہ خود دیکھنے سے تسلی کی حد تک معلوم ہوتے ہیں۔

یہاں یہ بات دہرانا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا کہ ایسے موقع پر میک اپ کرنا یا دیگر

اشیائے زینت کا استعمال درست نہیں ہے، کیونکہ ان کے استعمال سے اصل اوصاف چھپ جاتے ہیں اور مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

صفات خلقیہ :

حدیث پاک کے مطابق جن چیزوں کی وجہ سے کسی عورت سے شادی کی جاتی ہے، ان میں سے ایک دینداری ہے اور آپ ﷺ نے دینداری کو ہی فوقیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ حسن اخلاق اور دین داری کو تمام صفات پر فوقیت حاصل ہے۔ انہی صفات کو ”صفات خلقیہ“ کہا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ان صفات کو جاننے کیلئے بھی رؤیہ ضروری ہے یا نہیں۔

یہ صفات غیر محسوس اور ظاہری طور پر نظر نہ آنے والی صفات ہیں۔ اور ظاہری بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے ملاقات کرتا ہے اور خاص طور پر ایسی ملاقات جس کی بنیاد پر ازدواجی تعلق قائم کرنا ہو، تو انسان خود میں ایسی صفات بناوٹی طور پر بھی پیدا کر سکتا ہے جن سے کسی کو متاثر کیا جاسکے۔ لہذا یہ صفات دیکھنے سے نہیں، بلکہ کسی قریبی رشتہ دار، اہل محلہ، یا خاطب و مخطوبہ کے سچائی پسند دوستوں اور سہیلیوں کے ذریعے سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ تو اس کیلئے مناسب یہ ہے کہ انسان صرف اپنے دیکھنے پر اعتماد نہ کرے بلکہ اس کے قریبی دوست و احباب کے ذریعے صفات خلقیہ کے متعلق معلومات حاصل کرے۔ اور اس میں کسی قسم کی قباحت یا خاطب و مخطوبہ میں سے کسی کیلئے ننگ و عار نہیں ہے۔ عام طور پر لوگ یہ کہہ کر جذباتی پن میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ ”کیا آپ کو ہم پر اعتماد نہیں ہے۔“ لہذا ایسے جملے بول کر کسی کو معلومات اکٹھی کرنے سے روکنا درست نہیں ہے، اعتماد اپنی جگہ پر ہے مگر دلی تسلی کیلئے اگر کوئی پوچھتا ہے تو یہ اس کا اخلاقی اور شرعی حق ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دلی تسلی کیلئے خالق کائنات جل جلالہ سے عرض

کیا تھا:

”رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى“

اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔

تو اللہ رب العزت نے فرمایا:

”أَوَلَمْ تُؤْمِنُ“

کیا تجھے ہم پر یقین نہیں ہے؟

جناب خلیل اللہ علیہ السلام عرض گزار ہوئے

”بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قُلُوبُ (۱۳۶)“

میرے مولا مجھے تجھ پر ایمان و یقین ہے مگر میں نے دل کی تسلی کیلئے پوچھا ہے۔

معلوم ہوا کہ اعتماد و یقین ایک الگ بات ہے مگر دلی تسلی اور اطمینان بہر حال ایک

ضروری چیز ہوتی ہے۔

صفات فکریہ:

صفات فکریہ سے مراد آدمی کی سوچ، اس کے خیالات، تفکر و تدبر کی قوت اور مافی

الضمیر کو احسن پیرائے میں بیاں کرنا ہے۔ اور ان صفات کو بات کئے بغیر نہیں جانا جاسکتا۔

لہذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ مخطوبہ سے گفتگو کرنا جائز ہے یا نہیں۔

منکیت سے گفتگو کرنا شرعاً جائز ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ

(۱۳۶)..... القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت: 260

عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَكِنْ لَا تُؤَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا۔ (۱۳۷)

یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃ نکاح کا پیغام دیا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم ضرور ان سے ذکر کرو گے، لیکن تم ان سے کوئی خفیہ وعدہ نہ کر لینا، ہاں مگر تم کوئی اچھی بات کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے اس عورت سے اچھی بات کرنے کا ذکر فرمایا ہے جس کو نکاح کا پیغام دیا جائے۔ اس آیت کریمہ میں اگرچہ ان عورتوں کا ذکر ہے جن کے شوہر وفات پا گئے ہوں اور وہ عدت گزار رہی ہوں۔ مگر مسئلہ یہی بیان ہو رہا ہے کہ ان کو جب کوئی نکاح کا پیغام دے رہا ہو تو واضح الفاظ میں نہ کہے بلکہ اشارے کنائے سے کہے اور کوئی اچھی بات کرے۔ اس سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مخطوبہ سے اچھی گفتگو کرنا جائز ہے مگر فضول اور مہمل باتیں کرنا جائز اور غلط ہے۔

اسی طرح حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا اور یہ دونوں شخصیات باہم گفتگو کرتی تھیں۔ چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت ام ہانی نے عرض کیا.....

”وَاللّٰهُ اِنِّیْ کُنْتُ لَا حِجْبَ لِّیْ الْجَاهِلِیَّةِ فَکَیْفَ فِی الْاِسْلَامِ لِحِیِّیْ
مَرْأَةٌ مُّصِیْبَةٌ فَاُکْرَهُ اَنْ یُّؤْذُوکَ۔ (۱۳۸)“

یعنی قسم بخدا! میں تو زمانہ جاہلیت میں بھی آپ ﷺ کو پسند کیا کرتی تھی تو اسلام میں کیسے ہو سکتا ہے نہ کروں۔ لیکن میں بال بچے دار خاتون ہوں، نہیں چاہتی کہ بچے آپ کو

(۱۳۷)..... القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت: 235

(۱۳۸)..... المستدرک للحاکم، جلد: 4، صفحہ: 53

تکلیف پہنچائیں۔

اوپر ذکر کی گئی آیت کریمہ اور اس حدیث پاک سے بالکل واضح ہے کہ مخطوبہ سے گفتگو کرنا جائز ہے۔ یاد رہے کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ مخاطب و مخطوبہ جب چاہیں باتیں کر سکتے ہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نکاح کا پیغام دیا ہو تو اس کی فکری صفات کو جاننے کیلئے اس کے ساتھ بات چیت کرنا، جب تک اس کو دیکھا جاسکتا ہے تب تک بات بھی کی جاسکتی ہے۔

منگیتر سے گفتگو کر کے دو مقصد حاصل ہوتے ہیں۔

(1)..... اس کی آواز کی خوبصورتی اور مٹھاس، بات کرنے کا طریقہ اور کیفیت اور

اسی طرح زبان کا کسی بیماری وغیرہ سے پاک ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔

(2)..... اس کے فکری مناہج اور غور و خوض کی کیفیت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

اور یہ ایسے مقاصد ہیں جو فقط ظاہری شکل و صورت دیکھنے حاصل نہیں ہوتے۔ لہذا ان مقاصد کے حصول کیلئے اور اپنے جیون ساتھی کی فکری بلندی یا پستی کو جاننے کیلئے اس سے گفتگو کرنا جائز اور درست بلکہ کسی حد تک لازمی ہے۔

ٹیلی فون پر بات کرنا:

نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا فون پر ایک دوسرے سے باتیں کرنا آج خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے اور رہی سہی کسر موبائل نیٹ ورکس نے سستے داموں لمبی کال کرنے کے پیکیجز آفر کر کے نکال دی ہے۔ ایسے حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اپنی منگیتر کے ساتھ فون پر بات کرنا کیسا ہے۔

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ مخطوبہ کی فکری صفات کو جاننے کیلئے گفتگو کرنا جائز ہے۔

اور اس کی مدت صرف اتنی ہے جتنی دیر میں ضروری معاملات پر گفتگو ہو سکے۔ منگنی ہو جانے کے بعد منگیترے باتیں کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے اس کی اجازت دی ہے اور بعض علماء کے نزدیک ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ جب تک نکاح نہ ہو جائے خاٹب و مخطوبہ ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہیں۔ ڈاکٹر محمد بن ناصر الجعو ان لکھتے ہیں۔

(مفہوم) خطرناک امور میں سے خاٹب و مخطوبہ کا ایک دوسرے سے باتیں کرنا بھی ہے جبکہ ان کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ ایسا کرنے سے ان کے درمیان ہلاکت خیز شوق اور خواہشات جنم لیتی ہیں اور ملاقات کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے آجاتے ہیں اور یہ بہت بڑا عیب اور ان دونوں کے حق میں نقصان ہے۔ اور شرعی حدود سے خروج ہے کیونکہ شریعت نے صرف دیکھنے کا حق دیا تھا اور وہ بھی محدود وقت تک۔ (۱۳۹)

شیخ مصطفیٰ العدوی اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

الظَّاهِرُ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ إِنَّ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ مَعَ الرَّجُلِ فِي التَّيْلِيفُونَ لِلْحَاجَةِ جَائِزٌ إِذَا لَا دَلِيلٌ صَرِيحٌ يَمْنَعُ مِنْ ذَلِكَ ، وَلَكِنْ يُلْزَمُهَا أَنْ لَا تَخْضَعَ لَهُ بِالْقَوْلِ وَلَا تَتَكَلَّمَ مَعَهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ ، وَيَكُونُ كَلَامُهَا مَعَهُ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ الْمَطْلُوبَةِ شَرْعًا - (۱۴۰)

(حقیقت احوال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے مگر) ظاہر یہ ہے کہ عورت کا کسی مرد سے ٹیلی فون کے ذریعے ضروری بات کرنا جائز ہے، کیونکہ اس سے روکنے پر کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔ لیکن عورت کیلئے ضروری ہے کہ مرد سے بات کرتے ہوئے (گفتگو میں) نرمی اختیار نہ کرے اور نہ ہی اچھی بات کے علاوہ کوئی اور گفتگو کرے۔ اور اس کا مرد کے ساتھ کلام صرف

(۱۳۹)..... معالم مکتوبہ فی رؤیہ مخطوبہ، صفحہ: 15-16

(۱۴۰)..... جامع احکام النساء، جلد: 4، صفحہ: 367

اتنا ہو جتنا کہ کسی ضرورت کے وقت شرعاً ہو سکتا ہے۔

شیخ صالح الفوزان سے یہ سوال کیا گیا کہ دو منگیتروں کا ایک دوسرے سے موبائل کے ذریعے بات کرنا کیسا ہے؟ تو وہ جواباً تحریر کرتے ہیں۔

مُكَالِمَةُ الْخَطِيبِ لِخَطِيبَتِهِ عِبْرَ الْهَاتِفِ لَا بَأْسَ بِهِ ، أَدَّكَانَ بَعْدَ
الِاسْتِجَابَةِ لَهُ ، وَكَانَ الْكَلَامُ مِنْ أَجْلِ الْمُفَاهَمَةِ وَبِقَدْرِ الْحَاجَةِ ، وَلَيْسَ فِيهِ فِتْنَةٌ
، وَكَوْنُ ذَلِكَ عَنْ طَرِيقٍ وَلَيْهَا آتَمٌ وَأَبْعَدُ عَنِ الرَّيْبَةِ۔ (۱۴۱)

موبائل کے ذریعے ، خاطب و مخاطبہ (منگیتروں) کے ایک دوسرے سے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ کے رشتہ طے ہو جانے کے بعد ہو اور بات ہفاہمت کیلئے کی جائے ، بقدر ضرورت ہو اور اس میں فتنہ نہ ہو۔ ان کی گفتگو کا لڑکی کے ولی کے ذریعے ہونا زیادہ مناسب ہے اور شکوک و شبہات سے زیادہ دور ہے۔

خلاصہ کلام:

یہ بات اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ خاطب و مخاطبہ منگنی ہو جانے کے باوجود ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہیں ، جن کا بغیر کسی ضرورت کے ایک دوسرے سے بات کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ مذکورہ فتاویٰ میں جس گفتگو کی اجازت کا ذکر ہے اس سے مراد منگنی کے وقت ہونے والی چند لمحوں کی گفتگو ہے جو ایک دوسرے کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ یا پھر کسی مجبوری کے تحت ہونے والی گفتگو مثلاً کسی ناخوشگوار حادثے کی خبر دیتے وقت اگر مخاطبہ فون رسیو کر لے تو حادثے کی خبر دینے کیلئے بات کرنے میں حرج نہیں ہے مگر جہاں تک مروجہ طریقہ کار کے مطابق موبائل یا ٹیلی فون پر بات کرنے کا تعلق ہے تو یہ ناجائز

اور ممنوع ہے۔ واللہ واعلم بالصواب

SMS کرنے کا حکم:

دورِ حاضر میں ایس ایم ایس SMS ایک خاموش پیغام رساں ہے جس سے کسی بھی قسم کی پیغام رسانی کا کام لیا جاسکتا ہے۔ مخاطب و مخطوبہ کے SMS کے ذریعے بات کرنے کے متعلق کسی کتاب یا مطبوعہ فتاویٰ جات میں کوئی بات راقم الحروف کو نہیں مل سکی۔ تاہم چند الفاظ پیش خدمت ہیں۔

شریعت مطہرہ نے مخاطب و مخطوبہ (منگیتروں) کے ایک دوسرے کو دیکھنے یا بات کرنے کی جتنی عام حالات میں اجازت دی ہے، SMS کے ذریعے بات کرنے میں بھی اتنی ہی اجازت ہے۔ اگرچہ SMS کے ذریعے بات کرنے سے صورت کو دیکھنے یا کلام و زبان کی مٹھاس و نرمی محسوس کرنے والی صورتیں ظاہر نہیں ہوتیں، مگر اس کے ذریعے برائی کی طرف لے جانے والی چیزوں کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔ اور جو چیز گناہ کا سبب بنے، وہ بھی گناہ ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے عورت کو کتابت (لکھنا سکھانے) سے منع کیا ہے۔ (۱۴۲) اور اس کی ممانعت کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اگر لڑکی کو لکھنا سکھایا جائے تو ممکن ہے وہ کتابت کے ذریعے کسی غیر محرم سے تعلقات قائم کر لے اور اپنی اور اہل خانہ کی عزت کو خاک میں ملانے کا باعث بنے۔ چونکہ SMS کے ذریعے بات کرنے میں کتابت بھی پائی جاتی ہے جس کی بنیاد پر اس کے عدم جواز کا قول کیا جائے گا۔

(۱۴۲)..... عورت کو کتابت سکھانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ رائج قول کے مطابق عورت کیلئے کتابت (لکھنا) سیکھنا جائز ہے۔ لیکن اگر فتنے کا خوف ہو جیسا کہ زیر بحث مسئلہ میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے، تو عورت کو کتابت سکھانا ممنوع اور ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تیسری بات یہ ہے کہ جن کاموں کو کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے، ان کاموں کے قریب قریب کے مباح (جائز) کاموں سے بھی بچنے کی ترغیب دی ہے۔ تاکہ کوئی شخص جائز کام کرتے کرتے ناجائز میں نہ داخل ہو جائے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت فرماتا ہے ”تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا“ (۱۴۳) ”یہ اللہ کی (بیان کی ہوئی) حدیں ہیں پس تم ان کے قریب بھی مت آؤ۔“

اسی طرح حدیث پاک میں ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی بکری ممنوعہ چراگاہ کے کنارے کنارے چر رہی ہے مگر اس چراگاہ میں داخل نہیں ہوتی لیکن اس صورت میں یہ خدشہ بہر حال رہتا ہے کہ وہ کسی بھی وقت ممنوعہ چراگاہ میں داخل ہو سکتی ہے اس لئے اسے ایسی چراگاہ کے کنارے پر بھی چرنے سے باز رکھنا چاہئے تاکہ بعد میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

SMS کے ذریعے بات کرنے کے عدم جواز پر اگرچہ صراحۃً کوئی دلیل نہیں ہے مگر ممنوعہ چراگاہ میں داخل ہو جانے کا سبب بننے کی وجہ سے اس سے باز رہنا ہی اچھا ہے۔



بارہواں باب

مخطوبہ

کودیکھنے کیلئے وکیل مقرر کرنا

اور

بدن کی عکسی تصاویر دیکھنا

لڑکی دیکھنے کیلئے وکیل مقرر کرنا:

اگر کوئی آدمی کسی وجہ سے خود لڑکی کو دیکھنے کیلئے نہ جاسکے تو اس کیلئے کسی دوسرے کو اپنا وکیل بنا کر بھیجنا جائز ہے۔ اس میں دو طرح کے مسائل کا ذکر آتا ہے۔

(1)..... لڑکی دیکھنے کیلئے کسی اجنبی عورت کو وکیل بنانا اور لڑکا دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانا۔

(2)..... پہلے کا الٹ، یعنی لڑکی دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانا اور لڑکا دیکھنے کیلئے کسی اجنبی عورت کو وکیل بنانا۔

(1)..... جب خاٹب کسی وجہ سے خود لڑکی کو نہ دیکھ سکتا ہو، مثلاً جگہ کی دوری کی وجہ سے یا اندھے ہونے کی وجہ سے، تو کسی عورت کو اپنا وکیل بنا کر لڑکی کو دیکھنے کیلئے بھیجنا جائز ہے اور اسی طرح اگر مخطوبہ کا اپنے خاٹب کو دیکھنا مشکل ہو تو کسی مرد کو اپنا وکیل بنا کر بھیجنا جائز ہے۔ (۱۴۴)۔

اس مسئلہ میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح مرد کا مرد کو دیکھنا درست ہے اسی طرح عورت کا عورت کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

منگیتر کو دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا سنت سے ثابت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت

(۱۴۴)..... حاشیہ ابن عابدین، جلد: 6، صفحہ: 370

روضة الطالبین، جلد: 7، صفحہ: 20

مغنی المحتاج، جلد: 3، صفحہ: 128

حاشیہ الدسوقی، جلد: 2، صفحہ: 215

العرشی علی الخلیل، جلد: 3، صفحہ: 166

کو (وکیل بنا کر) اسے دیکھنے کیلئے بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا:

”شُمِّيْ عَوَارِضَهَا وَانْظُرِيْ عُرْقُوبَيْهَا۔ (۱۴۵)“

اس کے دانت اور کوئچیں (ایڑی کے اوپر کے پٹھے) دیکھنا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جب کسی عورت سے شادی کا ارادہ ہو تو پہلے اسے دیکھنا یا کسی عورت کو اسے دیکھنے کیلئے بھیجنا سنت ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کیلئے کسی عورت کو اپنا وکیل بنانا جائز ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اس عورت کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا تھا۔

(2).....مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانے یا خاطب کو دیکھنے کیلئے کسی

اجنبی عورت کو وکیل بنانے کے متعلق اہل علم کا کوئی قول نہیں مل سکا۔ ہاں فقہاء مالکیہ نے اس مسئلہ پر نص وارد کی ہے، اور ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔ (۱۴۶)

مگر رائج قول یہ ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے غیر محرم کو دیکھنا لازم آتا

ہے، جو کہ شریعت اسلامیہ میں حرام و ناجائز ہے۔

مخطوبہ کی تصویر دیکھنا:

عام طور پر جب رشتہ طے کیا جاتا ہے تو لڑکے یا لڑکی کی تصویر دکھائی جاتی ہے اور

تصویر کے ذریعے لڑکا یا لڑکی کو پسند کیا جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا درست اور جائز ہے؟

جب خاطب کا مخطوبہ کو یا مخطوبہ کا خاطب کو ظاہر اُدیکھنا مشکل یا ناممکن ہو، مثلاً شہروں

کی دوری یا کسی اور سبب سے وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں تو ان کی تصاویر کو دیکھنا جائز ہے۔

(۱۴۵)..... المستدرک للحاکم ، جلد: 2، ص: 197

(۱۴۶)..... حاشیۃ الدسوقی ، جلد: 2، صفحہ: 215

الحرشی علی خلیل ، جلد: 3، صفحہ: 166

مگر یہ بات ذہن نشین رہے کہ تصویر دیکھنے سے نہ تو کما حقہ ان کے اوصاف کا ادراک ہو سکتا ہے اور نہ ہی اخلاق و عادات کا پتہ چل سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک تصویر کو دیکھنے کا معاملہ ہے تو درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

(1)..... تصویر نئی اتروائی ہوئی ہو پرانی نہ ہو۔

(2)..... تصویر بنانے میں مبالغہ آرائی یا دھوکہ دہی سے کام نہ لیا گیا ہو۔ (جیسا

آج کل فوٹو شاپ وغیرہ پر وگرا مز پر ایسی تصاویر بنانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔)

(3)..... تصویر میں صرف وہ اعضاء نظر آرہے ہوں جن کا دیکھنا منگیتر کے لئے

جائز ہے۔ (۱۴۷)



تیرھواں باب

☆..... منگنی کرنے کا صحیح طریقہ

☆..... منگنی میں ہونے والی غیر شرعی رسومات

☆..... منگنی ٹوٹنے پر مرتب ہونے والے احکام

☆..... منگنی کے تحفوں کا حکم

منگنی کی رسمیں اور منگنی کرنے کا صحیح طریقہ:

آج کل منگنی لڑکے کی ہو یا لڑکی کی، وقت، مال، عزت اور رواداری کی عام نیلامی کی جاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے منگنی کو فرض سمجھ لیا ہے۔ اور اس خیالاتی فرض کو ادا کرنے کیلئے انہیں جتنے بھی لوگوں کے فرائض چھوڑنے پڑیں، اس سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ذیل میں چند باتیں منگنی کے حوالے سے پیش خدمت ہیں۔

علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں.....

منگنی دراصل نکاح کا وعدہ ہے۔ اگر یہ نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لہذا بہتر تو یہ ہے کہ منگنی کی ”رسم“ بالکل ختم کر دی جائے، اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور سوائے نقصان کے اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ (چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں) اگر اس کا کرنا ضروری ہی ہو تو اس طرح کرو کہ پہلے لڑکے والے کے یہاں اس کے قرابت دار جمع ہوں اور وہ ان کی خاطر تواضع صرف پان اور چائے سے کرے۔ اگر کہیں پان کا رواج نہ ہو جیسے کہ پنجاب، تو صرف چائے سے جس کے ساتھ کوئی مٹھائی نہ ہو۔ پھر یہ لوگ اٹھ کر لڑکی والوں کے گھر آجائیں وہ بھی ان کی تواضع صرف پان اور چائے سے کریں۔ لڑکے والے اپنے ساتھ دو لہن کیلئے ایک سوتی دوپٹہ اور ایک سونے کی نتھ (نتھنی) (اگر طاقت ہو تو) لائے جو کہ پیش کر دے۔ دو لہن والوں کی طرف سے ایک سوتی رومال اور ایک چاندی کی انگٹھی، ایک نگینہ والی پیش کر دی جائے، جس کا وزن سوا چار ماشہ سے زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ مرد کو ریشم اور سونا پہننا حرام ہے۔ لویہ منگنی ہو گئی۔ اگر دوسرے شہر سے منگنی کرنے والے آئے ہیں تو ان میں سات آدمیوں سے زیادہ نہ آئیں اور دو لہن والے مہمانی کے لحاظ سے (نہ کہ اوقات سے بڑھ کر) ان کو کھانا کھلا دیں۔ مگر اس کھانے میں دوسرے محلے والوں کی عام دعوت کی ضرورت نہیں۔ پھر اس کے بعد

لڑکے والے جب بھی آئیں تو ان پر مٹھائی اور کپڑوں کے جوڑے کی پابندی نہ ہو۔ اگر اپنی خوشی سے بچوں کیلئے تھوڑی سی مٹھائی لائیں تو اسے محلے میں تقسیم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک دوسرے کو ہدیہ (تحفہ) دو اس سے محبت بڑھے گی، مگر اس ہدیہ کو ٹیکس نہ بنا لو کہ بیچارہ اس کے بغیر آئی نہ سکے۔ (۱۴۸)

منگنی ٹوٹنے پر مرتب ہونے والے مسائل:

منگنی ٹوٹنے پر کوئی حکم یا اثر مرتب نہیں ہوتا جب تک کہ نکاح نہ ہو چکا ہو۔ ہاں اگر خاٹب نے پہلے حق مہر ادا کر دیا تھا تو اس کو واپس کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ وہ ہلاک (ضائع) ہو چکا ہو یا خود اسے ہلاک کر دیا ہو دونوں صورتوں میں اسے واپس کرنا ضروری ہے۔ اگر مہر ہلاک ہو گیا یا ہلاک کر دیا، تو اگر وہ قیمت والی چیز تھی تو اس کی قیمت ادا کرنا اور اگر وہ مثلی تھی تو اس کی مثل ادا کرنا لازم ہے۔ (۱۴۹)

منگنی کے تحفوں کا حکم:

اگر لڑکے نے اپنی منگیتر کو شادی سے پہلے کچھ تحائف دیئے ہیں یا اس پر اپنا مال خرچ کیا ہے تو اس کی دو صورتیں بنتی ہیں۔

(۱)..... حق مہر کی رقم پیشگی ادا کی ہے۔

(۲)..... یا ویسے ہی کوئی چیز تحفے میں دی ہے تاکہ باہمی محبت میں اضافہ ہو۔

(۱)..... اگر خاٹب نے لڑکی کو حق مہر میں سے کچھ رقم یا ساری رقم دی ہے تو بالاتفاق

منگنی ٹوٹنے کے بعد یہ سب کچھ لڑکے کو واپس کرنا ہوگا۔ چاہے لڑکے نے خود منگنی توڑی ہو یا

(۱۴۸)..... اسلامی زندگی ، صفحہ: 31-32

(۱۴۹)..... الفقہ الاسلامی وادلتہ ، جلد: 7، صفحہ: 25-26

لڑکی نے اس رشتے سے انکار کر دیا ہو۔ (منگنی کے موقع پر جو انگٹھی یا کوئی اور زیور پہنایا جاتا ہے وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔)

(۲)..... اگر تحفے کے طور پر منگیترا کو کوئی چیز دی ہے تو اس کے متعلق علماء کے چار اقوال ہیں۔

(۱)..... جس کو تحفے کے طور پر چیز دی ہے، اگر وہ چیز بعینہ اس کے پاس محفوظ ہے اور اس میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا تو اس سے واپس لینا جائز ہے۔ اور اگر وہ چیز ہلاک ہو گئی ہو یا اس میں تبدیلی آچکی ہو تو چونکہ اب واپسی ممکن ہی نہیں ہے لہذا واپسی کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ یہ احناف کا موقف ہے۔

(۲)..... منگیترا سے کوئی چیز بھی واپس نہیں لی جائے گی اگرچہ مانع لڑکی کی طرف سے ہو، ہاں اگر یہ شرط رکھی گئی تھی یا اس علاقے کا عرف ہے (کہ ایسے تحفے واپس کئے جاتے ہیں) تو واپس لینا درست ہے۔ یہ بعض مالکیہ کا مذہب ہے۔

(۳)..... تیسرا قول یہ ہے کہ ہر صورت میں ہدیہ واپس لیا جائے گا۔ اگر وہ بعینہ موجود ہے تو وہی واپس کریں اور اگر وہ ہلاک ہو گیا ہو یا اس میں کوئی تبدیلی آچکی ہو تو اس کی قیمت لوٹائی جائے گی۔ یہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ کا قول ہے۔

(۴)..... چوتھا قول یہ ہے کہ اگر لڑکا منگنی توڑے تو اسے کچھ بھی واپس نہیں کیا جائے گا اور اگر لڑکی منگنی توڑے تو تحفے واپس کرنے لازم ہونگے۔

ڈاکٹر وحید زحیلی لکھتے ہیں کہ.....

میرے نزدیک رائج قول یہ ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو جو بھی تحائف دے دیئے جائیں وہی ان کی مستحق ہے۔ (۱۵۰)

چودھواں باب

کن عورتوں کو نکاح کا

پیغام دینا ممنوع ہے؟

کن عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے:

نکاح کرنے کے اعتبار سے عورتوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح ہی نہیں ہو سکتا اور وہ ہمیشہ کیلئے مرد پر حرام ہیں اور یہ تین طرح کی عورتیں ہیں۔

(۱)..... وہ عورتیں جن سے نسب اور نسل کی وجہ سے نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا۔

(۲)..... وہ عورتیں جن سے رضاعت (دودھ شریک ہونے) کی وجہ سے نکاح

حرام قرار دیا گیا۔

(۳)..... ایسی خواتین جن سے مصاہرت (یعنی سسرالی رشتہ) ہونے کی وجہ سے

نکاح کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔

اور دوسری قسم کی وہ خواتین ہیں جن سے نکاح کرنا جائز تو تھا مگر کسی سبب اور علت کی بنا پر ممنوع ہو گیا۔ مثلاً وہ عورت جو کسی دوسرے کی زوجیت میں آجائے، یعنی شادی شدہ خاتون، وغیرہ

ہمارا مقصد محرماتِ نکاح کو بیان کرنا نہیں ہے لیکن تمہید کے طور پر ان کا تذکرہ کر دیا ہے تاکہ ہم اپنے اصل مسئلہ کی طرف توجہ دلا سکیں۔ جن عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے ان میں کچھ ایسی خواتین بھی ہیں کہ چند وجوہ کی بنیاد پر ان سے منگنی کرنا یعنی نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ اور جب وہ سبب اور علت رفع ہو جائے تو نکاح کا پیغام دیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ہم چند ان خواتین کا تذکرہ کریں گے جو کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔

(۱)..... جسے کسی نے نکاح کا پیغام دے رکھا ہو:

جن عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے، ان میں سے ایک وہ خاتون ہے جسے کسی مسلمان نے پہلے ہی نکاح کا پیغام دے رکھا ہو۔ اور اس رشتے کو قبول کرنے اور رضا

مندى كى علامات واضح هون تو وهاں نكاح كا پيغام دينا ممنوع هے۔

حضرت ابو هريره رضى الله عنه نے مروى هے كه رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمايا:

”لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ (١٥١)“

كوئى آدمى اپنے (مسلمان) بھائی كى منگنى پر منگنى نہ كرے حتى كه يا تو نكاح هو جائے

يا وہ خود اسے چھوڑ دے۔

حضرت عقبه بن عامر رضى الله عنه سے مروى هے كه رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمايا:

”الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَّبَعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا

يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ (١٥٢)“

مومن، مومن كا بھائی هے پس كسى مومن كيلئے حلال نهیں كه اپنے (مسلمان) بھائی

كى بيع پر بيع كرے اور اس كيلئے حلال هے كه اپنے (مسلمان) بھائی كى منگنى پر منگنى كرے

يهان تك كه وہ خود چھوڑ دے۔

امام نووى فرماتے هیں:

”يه احاديث مسلمان بھائی كى منگنى پر منگنى كے حرام هونے ميں ظاھر هیں اور اس كى

حرمت پر تمام علماء كا اجماع هے جبكه خاطب كا رشتہ قبول هو جانا واضح هو، اور وہ نہ تو كسى كو (اپنى

منگنى پر منگنى كى) اجازت دے اور نہ مى اسے چھوڑ دے۔ (١٥٣)“

(١٥١)..... الصحيح للبخارى ، كتاب النكاح ، حديث نمبر: 5143

الصحيح للمسلم ، كتاب النكاح ، حديث نمبر: 1413

(١٥٢)..... الصحيح للمسلم ، كتاب النكاح ، حديث نمبر: 1414

(١٥٣)..... شرح النووي على مسلم ، جلد: 9، صفحه: 197

(۲).....جسے طلاق رجعی ہوئی ہو:

جس عورت کو شوہر نے طلاق رجعی دی ہو ()، اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ کیونکہ جب تک اس کی عدت پوری نہیں ہو جاتی وہ اسی شخص کی زوجہ ہے، اور چونکہ یہ طلاق رجعی ہے اور اس کا شوہر ایام عدت کے دوران کسی بھی وقت رجوع کر سکتا ہے۔

(۳).....مطلقہ عورت جو عدت میں ہو:

جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہوں اور وہ عدت گزار رہی ہو اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے جب تک کہ اس کی عدت مکمل نہیں ہو جاتی۔

(۴).....جو عدت وفات میں ہو:

جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ عدت وفات گزار رہی ہو اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ ہاں البتہ اشارۃً اسے نکاح کی پیشکش کی جاسکتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ”وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ.....“ (۱۵۴) ”یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔“

اشارۃً نکاح کا پیغام دینے کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھ ایسی گفتگو کی جائے جس سے اس کو اندازہ ہو جائے کہ یہ آدمی مجھ سے شادی کا خواہشمند ہے۔ مثلاً کہنا کہ ”تم بہت خوبصورت ہو، یا مجھے بیوی کی ضرورت ہے، میں بھی کسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں وغیرہ“ ان کے علاوہ جس عورتوں سے نکاح کرنا منع ہے (جن کا مختصر ذکر باب کے شروع میں کیا گیا ہے) ان کو نکاح کا پیغام دینا بھی ممنوع و حرام ہے۔

پندرہواں باب

☆..... خلاصہ کتاب اردو زبان میں

☆..... خلاصہ کتاب انگریزی زبان میں

خلاصہ بحث

منگنی اور منگیتر کے متعلق دلائل سے مزین تفصیلاً گفتگو آپ نے ملاحظہ فرمائی جس کے بعد یقیناً کوئی تشکی باقی نہیں رہی ہوگی۔ روئے مخطوبہ کے متعلق مسائل کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

☆.....خاطب کا اپنی مخطوبہ کو دیکھنا عام اہل علم کے نزدیک جائز ہے بلکہ بعض فقہاء نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔

☆.....جس طرح خاطب کا مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے اسی طرح مخطوبہ کا خاطب کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

☆.....خاطب اور مخطوبہ میں سے ہر ایک کا ایک دوسرے کو دیکھ لینا بڑا اہم مسئلہ ہے جس سے غفلت برتنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ دونوں ایک دوسرے کی صفات و عادات سے واقف ہو جاتے ہیں اور شادی کے بعد ایک تو لڑائی جھگڑے سے کسی حد تک بچاؤ رہتا ہے اور خدانخواستہ ہو جائے تو دوسروں کو ملامت نہیں کی جاسکتی۔

☆.....فقہاء کے رائج قول کے مطابق مخطوبہ کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا چاہئے، لیکن اگر کوئی ان اعضاء کے علاوہ بھی دیکھنا چاہے تو ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے جن کو اس عورت کے محرم کیلئے دیکھنا جائز ہے۔ مثلاً چہرہ، ہاتھ، قدم، سر، گردن، کہنیاں اور پنڈلیاں۔

☆.....مخطوبہ کو نکاح کا پیغام دینے سے پہلے بھی دیکھنا جائز ہے اور بعد میں بھی، اور بعد میں دیکھنا اولیٰ ہے۔

☆.....عورت (مخطوبہ) کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا بھی جائز ہے اور اجازت

لے کر بھی، مگر اجازت لیکر دیکھنا اولیٰ ہے۔

☆..... چونکہ لڑکی نکاح سے پہلے اپنے منگیتر کے لئے اجنبی اور غیر محرم ہوتی ہے

لہذا ان کا تنہائی میں بیٹھنا، اور ان کے بدن کا ایک دوسرے سے مس کرنا وغیرہ ممنوع ہے اگرچہ بغیر شہوت کے ہو۔

☆..... دیکھتے وقت، لڑکا اور لڑکی دونوں کیلئے میک اپ کا استعمال یا بالوں کو رنگنا

جائز نہیں ہے کیونکہ یہ دھوکے کے مترادف جس سے منع کیا گیا ہے۔

☆..... جن اوصاف کو جاننے میں رؤیہ فائدہ دے سکتی ہے وہ صرف اوصاف

جسمیہ ہیں۔ صفاتِ خلقیہ کو پہچاننے میں رؤیہ کوئی فائدہ نہیں دیتی اگرچہ جتنی بار مرضی دیکھا جائے۔ (لہذا اخلاق و سلوک کو جاننے کے بہانے بار بار دیکھنے کا اصرار کرنا فضول ہے۔)

☆..... مخاطوبہ کی آواز کو سننے، اس کے بات کرنے کے طریقے کو جاننے، اور اس

کے فکری مناجح کو پہچاننے کیلئے اس کے ساتھ بات کرنا جائز ہے۔

☆..... مخاطوبہ کو دیکھنے کی مدت اور تعداد صرف اتنی ہے جس سے مقصد حاصل ہو

جائے۔ لہذا جب مخاطب اپنی مخاطوبہ کے اوصاف کو جان چکا ہو تو اس کیلئے دیکھنا جائز اور ممنوع ہو جائے گا کیونکہ وہ اس کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہے۔

☆..... جب مخاطب و مخاطوبہ کے لئے ایک دوسرے کو دیکھنا مشکل ہو تو مخاطوبہ کو

دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا، اور مخاطب کو دیکھنے کیلئے کسی مرد کو وکیل بنانا جائز ہے۔ لیکن مخاطوبہ کو دیکھنے کیلئے کسی مرد کو اور مخاطب کو دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے غیر محرم کو دیکھنا لازم آتا ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے۔

☆..... اگر مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا مشکل ہو تو ایک دوسرے کی تصویر کو

دیکھنا جائز ہے۔ جبکہ ذکر کردہ شرائط کے مطابق ہو۔

فهارس المصادر والمراجع

١..... القرآن الكريم، منزل من الله

الف

٢..... الاشراف على نكت مسائل الخلاف للقاضي عبد الوهاب بغدادى ، دار

ابن القيم ودار ابن عفان ، الطبعة الاولى ١٤٢٩ قاهره

٣..... الاشراف على مذاهب اهل العلم ، لابن المنذر ، المكتبة التجارية ، مكة

٤..... اسلامى زندگى ، مفتى احمد يار خان نعيمى ، نعيمى كتب خانه گجرات

پاكستان

٥..... اقرب المسالك لمذهب الامام مالك ، للدردير ، مكتبة ايوب نيحيريا

٦..... الاقناع ، لطالب الانتفاع ، لابي النجاء الحجاوى ، داره الملك عبد العزيز

بالرياض

٧..... الانصاف للمرداوى ، دار احياء التراث العربى ، الطبعة الثانية ١٤٠٠ هـ

(ب)

٨..... بداية المجتهد لابن رشد القرطبي ، دار الفكر بيروت

٩..... البدائع الصنائع للكاسانى ، دار الكتاب العربى ، بيروت ، الطبعة الثانية

١٤٠٢ هـ

١٠..... البحر الرائق ، لابن نجيم ، دار المعرفة بيروت ، الطبعة الاولى

١١..... البيان والتحصيل لابن رشد القرطبي دار الغرب الاسلامى -

(ت)

١٢..... تاريخ بغداد ، للخطيب بغدادى

١٣..... تبیین الحقائق ، للزيلعى ، دارالمعرفة بيروت ، الطبعة الاولى ١٣١٣ هـ

١٤..... العاج والاكليل ، للمواق ، بهامش مواهب الحليل - الطبعة الثانية

١٣٩٨ هـ

١٥..... تحفة المحتاج لابن حجر هيثمى ، دار صادر لبنان

١٦..... تفسير المظهرى ، للقاضى ثناء الله پانى پتى

١٧..... التفسير الكبير لابن تيمية - دارالكتب العلمية بيروت

١٨..... تلخيص الحبير

١٩..... الترغيب والترهيب للمنذرى

٢٠..... تهذيب سنن ابى داؤد لابن القيم ، مطبوع مع مختصر سنن ابى داؤد -

دارالمعرفة للطباعة والنشر بيروت ١٤٠٠ هـ

(ج)

٢١..... جامع البيان فى تفسير القرآن ، لمحمد بن عبد الرحمن الشيرازى

المشافعى ، دارالكتب العلمية بيروت الطبعة الاولى ١٤٢٤ هـ

٢٢..... جامع البيان فى تاويل آى القرآن المعروف بتفسير طبرى ، مكتبة ابن

تيمية قاهره

٢٣..... جامع احكام النساء

٢٤..... الحواهر الحسان فى تفسير القرآن المعروف بتفسير ثعالبى ، داراحياء

التراث العربى بيروت ومؤسسة التاريخ العربى لبنان

(ح)

٢٥..... حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، الطبعة الاميرية

٢٦..... حجة الله البالغة للشاه ولي الله دهلوى، دارالحيل، الطبعة الاولى

٥١٤٢٦

٢٧..... حلية الاولياء وطبقات الاصفياء للحافظ ابى نعيم اصفهاني

(خ)

٢٨..... خطبة النكاح، للدكتور عبد الرحمن عتر - مكتبة المنار بالاردن

٢٩..... خطبة النكاح، فهد المزعل مركز طيبة للطباعة بالمدينة المنورة

(د)

٣٠..... الدر المنثور فى التفسير بالمأثور لجلال الدين السيوطى، مركز هجر

للبحوث والدراسات العربية والاسلاميه، الطبعة الاولى القاهرة

٣١..... الدر المختار شرح تنوير الابصار للحصكفى، - دار الفكر ١٣٩٩ هـ

(ذ)

٣٢..... الذخيرة، لشهاب الدين القيراني، دار غرب الاسلامى

(ر)

٣٣..... روح المعانى فى تفسير القرآن العظيم والسبع المثانى، مكتبة رشيدية

كوئته باكستان

٣٤..... رحمة الامة فى اختلاف الائمة لمحمد الدمشقى، طبعة قطر ١٤٠١ هـ

٣٥..... رد المحتار على الدر المختار (حاشية ابن عابدين) دار عالم الكتب

٣٦..... روضة الطالبين للنووى، المكتب الاسلامى بيروت الطبعة الثانية

(س)

- ٣٧..... سنن ابي داؤد د، در الحديث بيروت، ١٣٩١ هـ
- ٣٨..... سنن النسائي، دار الكتب العلمية بيروت
- ٣٩..... سنن ابن ماجه، دار احياء التراث العربى، ١٣٩٥ هـ
- ٤٠..... السنن الكبرى للبيهقى دار الكتب العلمية بيروت
- ٤١..... السنن الصغرى للبيهقى
- ٤٢..... السنن الكبرى للنسائي، مؤسسة الرسالة
- ٤٣..... سنن الدارمى
- ٤٤..... سنن الدارقطنى،
- ٤٥..... سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع

(ش)

- ٤٦..... شرح السنة للبغوى، المكتب الاسلامى
- ٤٧..... شرح منيع الحليل
- ٤٨..... شرح العرشى على الحليل دار صادر بيروت
- ٤٩..... شرح الزرقانى على خليل دار الفكر بيروت
- ٥٠..... الشرح الكبير للدردير - دار احياء الكتاب العربى
- ٥١..... الشرح الصغير
- ٥٢..... شرح النووى على مسلم للامام النووى الشافعى، المطبعة المصرية

بالا زهر

٥٣.....شرح منتهى الارادات

٥٤.....شرح الخطيب

٥٥.....شرح معاني الآثار للطحاوي الحنفى

(ص)

٥٦.....الصحيح للبخارى المكتب الاسلامى تركيا

٥٧.....الصحيح للمسلم، دارالكتب العلمية بيروت

٥٨.....الصحيح لابن حبان

(ع)

٥٩.....عمدة القارى شرح صحيح بخارى للعيني ، دارالفكر بيروت

٦٠.....عهود محمد به للامام عبد الوهاب الشعرانى

٦١.....العمدة لابن قدامه حنبلى ، مصور عن الطبعة الاولى

٦٢.....عوارف المعارف للشيخ شهاب الدين سهروردى پرو گريسو بكس

لاهور پاكستان

(غ)

٦٣.....غاية المنتهى لمرعى الكرمى المقدسى - المؤسسة السعيدية بالرياض

(ف)

٦٤.....فتح البارى شرح صحيح بخارى لابن حجر ، نشر رئاسة الافتاء بالرياض

٦٥.....الفروع لابن مفلح ، عالم الكتب بيروت

٦٦.....فتاوى المرأة المسلمة

٦٧.....الفقه الاسلامى وادلته ، للدكتور وهبه زحيلي ، دارالفكر بيروت

٦٨.....فيض القدير شرح جامع الصغير لعبد الرؤف المناوي

٦٩.....الفتاوى لابن تيمية حنبلي

(ق)

٧٠.....القوانين الفقهية لابن جزي دارالفكر بيروت

(ك)

٧١.....الكافي لابن رشد قرطبي ،مكتبة الرياض الحديثة

٧٢.....الكافي لابن قدامة حنبلي ،المكتب الاسلامي بيروت

٧٣.....كشاف القناع للبهوتي -عالم الكتب بيروت

(م)

٧٤.....المبدع لابن مفلح- المكتب الاسلامي بدمشق

٧٥.....مجمع الزوائد معه بغية الرائد ، دارالفكر بيروت

٧٦.....المحرر لابن تيمية دارالكتاب العربي بيروت

٧٧.....المحلى لابن حزم ظاهري ،ادارة الطباعة المنيرية

٧٨.....مختصر خليل دارالمعرفة بيروت

٧٩.....مدخل الشرع

٨٠.....المسند للامام احمد بن حنبل ،المكتب الاسلامي بيروت

٨١.....المستدرک للحاكم دارالحرمين للطباعة والنشر والتوزيع

٨٢.....المسند لابي يعلى موصلي مؤسسة علوم القرآن بيروت

٨٣.....المسند للبزار

٨٤.....مشكوة المصابيح للعطيط نبريزي المكتب الاسلامي

- ٨٥.....المصنف لعبد الرزاق ،المجلس العلمي البطعة الاولى
- ٨٦.....معالم السنن للخطابي ،دارالمعرفة بيروت
- ٨٧.....معالم مكتوبه فى رؤية المخطوبه ،للدكتور محمد بن ناصر الجعوان ،
دارالضياء للنشر والتوزيع
- ٨٨.....المعجم الكبير للطبرانى
- ٨٩..... المعجم الاوسط للطبرانى
- ٩٠.....المعجم الصغير للطبرانى
- ٩١.....المغنى لابن قدامه ،دارعالم الكتب بالرياض
- ٩٢.....مغنى المحتاج للشريينى ، داراحياء التراث العربى ، بيروت
- ٩٣.....المفردات للراغب الاصفهاني ، دارالمعرفة بيروت
- ٩٤.....المفاتيح الغيب المعروف بالتفسير الكبير لفخر الدين الرازى
- ٩٥.....المقنع لابن قدامه المؤسسة السعيدية بالرياض
- ٩٦.....المنتقى لابن جارود معه غوث المكثور ،دار الكتاب العربى
- ٩٧.....منهاج الطالبين للنووى ،دارالمعرفة بيروت
- ٩٨.....المهذب للشيرازى مطبعة البابى الحلبي
- ٩٩.....مواهب الجليل على مختصر خليل
- (ن)
- ١٠٠.....النهر الفائق شرح كتز اللقائق لابن نجيم الحنفى دارالمعرفة بيروت
- ١٠١.....نهاية المحتاج للرملى ، مطبع البابى الحلبي مصر
- ١٠٢.....نيل الاوطار للقاضى الشوكانى

(و)

١٠٣.....الوجيز على فقه الشافعي للامام الغزالي، دار ارقم بيروت

(هـ)

١٠٤.....الهداية للمرغيناني المكتبة الاسلامية

١٠٥.....الهداية على مذهب احمد، غراس للنشر والتوزيع

